REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP--3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۳۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپیہ — ششماہی ۱۸ روپیہ — ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپیہ — فی پرچہ ۷۵ پیسہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN—143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک موصولہ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور رات دن اپنے فرائضِ جلیلہ کی بجاآوری میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احبابِ کرام اپنے جان و دل سے عزیز اور محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ ظہور (اگست)۔ روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۸/۷/۸۴ میں شائع شدہ اطلاع کے مطابق محترمہ معظمہ سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ اسی طرح حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر دو خواتینِ مبارکہ کو صحت و سلامتی کی طویل زندگی سے نوازے۔ آمین۔

★ مقامی طور پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۱ ذیقعدہ ۱۴۰۴ ہجری — ۹ ظہور ۱۳۶۳ ہش — ۹ اگست ۱۹۸۴ء

"خدا کی مملکت میں سوختہ جانوں پہ کیا گزری"

ربوہ کے دو احمدی نوجوانوں پر مقامی پولیس کے وحشیانہ مظالم کی لرزہ خیز داستان

قادیان ۸ ظہور (اگست)۔ باوثوق ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مورخہ ۱۵ جون ۱۹۸۴ء کو مولوی اللہ یار ارشد جو کہ ربوہ کی غیر احمدی مسجد کا امام ہے، نے دو اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر دارالعلوم غربی میں ایک مکان کو مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کی۔ دو احمدی خدام مبارک احمد اور وسیم احمد نے مل کر مولوی اللہ یار ارشد کو موقع پر پکڑا اور اسے پولیس تھانہ میں لے کر گئے۔ مگر پولیس نے بجائے اس کے کہ رپورٹ درج کرتی، اُلٹا مولوی کی جھوٹی رپورٹ پر ہمارے چند معزز اور ذمہ دار احباب مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن، مکرم حکیم خورشید احمد صاحب، مکرم خواجہ مجید احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی کے علاوہ دونوں نوجوانوں کے خلاف رپورٹ درج کرکے ان کو گرفتار کر لیا۔ اور اب تک وہ سب قید میں ہیں۔ اُن کی ضمانت کی درخواست بھی مسترد کر دی گئی ہے۔ مورخہ ۵ جولائی کو پولیس دونوں احمدی نوجوانوں کو تھانہ ربوہ سے کہیں اور لے گئی۔ اور وہاں پر اُن کے ساتھ جو گزری وہ انہی کی زبانی ملاحظہ کیجئے۔ واضح رہے کہ وحشیانہ جبر و تشدد کی اس المناک اور لرزہ خیز داستان میں بعض افراد کے نام مصلحتاً حذف کئے گئے ہیں — (ایڈیٹر)

۵ جولائی ۱۹۸۴ء کو تقریباً ۱۱ بجے ایک سب انسپکٹر پولیس اور دو سپاہی تھانہ ربوہ میں آئے۔ اور ہمیں حوالات سے نکال کر ایک ویگن میں بٹھا کر لالیاں لے گئے۔ مگر لالیاں جاکر انہیں معلوم ہوا کہ یہ ویگن ربوہ کے ایک احمدی کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس ویگن کو وہیں فارغ کر دیا۔ اور ہمیں ایک دوسری ویگن میں بٹھا دیا۔

سب انسپکٹر ایک زمیندار ...... کی موٹر سائیکل پر بیٹھ گیا اور ہم ویگن میں سوار ہو کر کانڈی وال پہنچ گئے۔ وہاں سے پولیس والے ہمیں تقریباً چار پانچ میل پیدل ایک گاؤں وڑانہ لے گئے۔ قریباً آٹھ بجے شب ہم ایک زمیندار کے ڈیرے پر پہنچ گئے۔ وہاں بہترین کھانے کا انتظام تھا۔ ہمیں خوب اچھا کھانا کھلایا گیا۔ نو بجے ہم نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھیں۔ دس گیارہ بجے تک مختلف لوگ ڈیرے پر بیٹھے رہے۔ اس کے بعد ...... اور باقی لوگ ڈیرہ سے چلے گئے۔ جس کے بعد پولیس والوں نے ہمیں دھمکانا شروع کر دیا۔ اور یہ کہنا شروع کیا کہ تمہاری (مراد جماعت احمدیہ کے افراد کی) حالت کُتے سے بھی بدتر ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں مکمل حکم ہے کہ خواہ ان (یعنی دونوں احمدی نوجوانوں) کو قتل کر دو یا سیم نالہ میں پھینک دو۔ اب ہمارے سوا کسی کو علم نہیں کہ تم دونوں کہاں ہو۔ ہم تمہیں جان سے مار کر سیم نالے میں پھینک دیں گے اور بعد میں کہہ دیں گے پولیس مقابلہ میں مارے گئے۔

یہ گفتگو ایک کمرہ میں ہوئی جس میں ہم دونوں اور تینوں پولیس والے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مبارک احمد کو اندر رکھ لیا اور وسیم احمد کو باہر نکال دیا۔

مبارک احمد سے پولیس کی گفتگو

وسیم کے جانے کے بعد پولیس والوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے آپس میں مشورہ کر لیا ہے کہ سچ سچ پولیس کو بات بتلا دیں اور جو تحریر تم نے دی ہے (یعنی ہمارا پرچہ) وہ جھوٹ تھی تو مبارک احمد نے کہا بالکل نہیں۔ ہم نے اصل واقعہ کے مطابق درخواست دی تھی۔ اس پر انہوں نے پوچھا کہ اصل واقعہ کیا ہے تو میں نے تمام واقعہ

(آگے مسلسل صفحہ دو پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید سارجی ہارٹ صالح پور روڈ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

جو پیش آیا تھا سچ سچ سُنا دیا کہ اِس طرح ہم نے کسی کے گرنے کی آواز سُنی۔ جب نیچے دیکھا تو آگ نظر آئی اور پھر مَیں نے تمام واقعہ مطابق FIR (جو درج نہیں کیا گیا تھا) سُنایا۔ اس پر سپاہی اور سب انسپکٹر پولیس نے فحش گالیاں نکالنی شروع کر دیں کہ اب سوا گیارہ ہوگئے ہیں تم کسی کے گھر کے اندر داخل ہو کر دکھلاؤ اور مجھے دس بارہ مکے مار کر دکھاؤ۔ مَیں نے اللہ اکبر اور لاحول پڑھا۔ اس کے بعد اس نے پھر کہا صحیح واقعہ بتلاؤ تو مَیں نے کہا جو کچھ تھا وہ تو مَیں نے بتلا دیا ہے۔ پھر سب انسپکٹر نے گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ اور کہا چل ننگا ہو جا۔ اور میری شلوار کو ہاتھ ڈالا۔ پھر مَیں نے کہا بتلاتا ہوں لیکن انہوں نے مجھے بے تحاشا مارنا شروع کر دیا۔ اور جب مار چکے تو مَیں نے پھر اصل واقعہ جو پہلے بتلایا تھا دوہرا دیا۔ اور کہا یہی سچ ہے۔ سب انسپکٹر نے دوبارہ مجھے زبردستی ننگا کر دیا۔ اور ایک سپاہی سے کہا کہ اسے پانچ چھتر (جوتے) مارو۔ پھر مجھے پاؤں سے مارا مَیں نے کہا جو لکھنا ہے لکھ لو۔ اصل واقعہ وہی ہے جو مَیں بتلا چکا ہوں۔ پھر بار بار کہا صحیح بتلاؤ وہاں پر مولوی خورشید صاحب، ظہور باجوہ صاحب، عزیز بھامڑی صاحب موجود تھے؟ مَیں نے کہا بالکل نہیں۔ تو سب انسپکٹر نے کہا اسے پچاس چھتر مارو۔ لیکن شاید پندرہ مارے تھے کہ مَیں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے سپاہی چھتر مار رہا تھا تو سب انسپکٹر میری کمر پر کھڑا تھا۔ جب مجھے ہوش آئی تو ایک سپاہی مجھے دبا رہا تھا۔ پھر انہوں نے کہا نمک، مرچ اور ڈنڈا لے کر آؤ تو مَیں نے کہا جو کچھ لکھنا ہے لکھ لو۔ اس کا یہی مقصد تھا کہ مَیں یہ بات مان جاؤں کہ آگ ہم نے خود لگائی ہے چنانچہ مَیں مان گیا۔ اس طرح مجھ پر تشدد ختم ہوا۔ اُس نے کہا جب مولوی اللہ یار کو گیارہ بجے ہمارا ایک سپاہی ریلوے پھاٹک پر چھوڑ آیا تھا تو سوا گیارہ بجے اس کے ہاتھ میں مٹی کے تیل کی بوتل کہاں سے آگئی؟ اس کا مطلب یہی ہوا کہ آگ تم نے خود لگائی ہے۔ پہلے اُس نے بیان تھوڑے بہت لکھے تھے مَیں نے کہا مجھے پڑھاؤ یہ کیا لکھا ہے تو اس نے (سب انسپکٹر پولیس نے) غصہ سے پھاڑ کر پھینک دیئے۔ جب بھی اُس نے کہا تم لکھو تو مَیں کہتا تھا نہیں تم خود لکھ لو۔ انہوں نے (پولیس نے) کہا کہ مولانا اللہ یار کو آپ مولانا اسلم قریشی کی طرح اغوا کرنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد پھر مجھ پر تشدد شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ مَیں بیہوش ہو گیا اور مجھے بیہوشی کی حالت میں کمرے سے باہر لے آئے۔

وسیم احمد سے پولیس کی گفتگو

اس کے بعد پولیس والے وسیم احمد کو کمرے کے اندر لے آئے۔ پولیس نے مجھے نہایت گندی گالی نکال کر کہا مولوی شیطان (اس سے مُراد مبارک احمد تھا کیونکہ اس کے داڑھی ہے) نے ہمیں سب کچھ بتلا دیا ہے۔ اور وہ سب کچھ بک گیا ہے۔ اور کہا کہ میری (سب انسپکٹر کی) مولوی خورشید صاحب وغیرہ سے بات ہوئی ہے اُنہوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے لڑکوں نے خود شرارت کی ہے۔ اور غلطی کی ہے۔ اب بتا کہ تُو صحیح بتلاتا ہے یا میری جان آزمائی کرنی ہے مَیں نے کہا تم سچائی کو ہم سے چھین نہیں سکتے۔ اس کے بعد سب انسپکٹر نے فحش گالی نکالی۔ اور میرے بالوں سے مجھے پکڑ کر دیوار میں زور سے مارا۔ یہ حرکت اتنے زور سے کی کہ میرے بالوں کا گچھا اس کے ہاتھ میں آگیا (ابھی تک، اس جگہ پر بالوں کی یہ کیفیت ہے کہ ذرا کھینچو تو بال ہاتھ میں آجاتے ہیں) پھر میرے کپڑے اُتار لئے گئے۔ اور کہا لیٹ جاؤ اس کے بعد کہا اب بتلاؤ۔ مَیں نے کہا بات وہی سچ ہے جو مَیں نے بتلا دی ہے۔ سب انسپکٹر نے کہا اس کو پانچ چھتر مارو۔ پہلے چھتر پر مَیں نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَر۔ پھر اس کے بعد مجھے کھڑا کر دیا اور رسہ منگوایا گیا۔ مجھے رسی سے باندھ کر اُلٹا لٹکا دیا۔ تقریباً دو تین منٹ مَیں نے برداشت کیا اس کے بعد اسی حالت میں مجھے سونٹا مارا۔ اور میرا جسم جو رسی سے بندھا تھا اُوپر اُٹھا کر ایک دم نیچے چھوڑ دیا۔ جو بھی کھانا کھایا تھا وہ میری ناک میں آگیا۔ اسی حالت میں مجھے اَور مارنا شروع کر دیا۔ مَیں نے کہا مَیں بتلاتا ہوں۔ اور کہا، ہاں ہم نے مولوی اللہ یار کو مارا ہے۔ اُس نے مجھے کہا قمیص پہن لو۔ مَیں نے کہا تم لوگوں نے مبارک احمد پر بہت تشدد کیا ہے اور جو کچھ اُس نے کہا ہے وہ تشدد سے کہا ہے۔ یہ سُن کر سب انسپکٹر نے گالیاں نکال کر مجھے مکے مارنے شروع کر دیئے۔ اور کہا تم ہیرو بننا چاہتے ہو۔ پھر کہا بیٹھ جاؤ۔ اور بتلاؤ اصل واقعہ کیا ہے؟ مَیں نے طنزاً کہا سچ سُنو گے تو سُنو۔ مولوی کو ہم نے بہت مارا ہے کیونکہ وہ ہمیں مسلسل گالیاں نکالتا تھا۔ سب انسپکٹر نے کہا یہ تو ٹھیک ہے اور بتلاؤ پھر لالچ دیا اور کہا تمہارا تو کیس ہی کوئی نہیں۔ دفعہ ۱۲۳ اور ۱۲۴ کا کیس ہے۔ لیکن ۳۰۷ لگی ہوئی ہے وہ بیچارے تینوں (مولوی خورشید صاحب وغیرہ) تمہاری وجہ سے پھنسے ہوئے ہیں۔ گواہ جھوٹے ثابت کرنے کے لئے تین اور آدمی دے دو تا کہ مَیں اُن کو چھوڑ سکوں۔ مَیں نے کہا اس کا مطلب ہے آپ ہم سے جھوٹ بُلوانا چاہتے ہیں۔ پھر کہا تینوں کا نام لیتا ہے یا نہیں (مطلب یہ تھا انہی تین مولوی صاحبان وغیرہ کا ہی نام لے لو) وہ تمہارے ساتھ تھے اور پولیس کو دیکھ کر بھاگ گئے۔ مَیں نے کہا آپ ہم سے جھوٹ بُلوانا چاہتے ہیں۔ اب تم خواہ ہمیں جان سے مار دو ہم اپنے بزرگوں میں سے کسی کا بھی نام جھوٹ بول کر نہیں لیں گے۔ خواہ ہماری جان ہی چلی جائے۔ پھر کوٹھے پر لے گئے۔ اور ہمیں بھینسوں والے سنگل سے ہم دونوں کو باندھ کر ایک ہی چارپائی پر لٹا دیا۔ اس وقت تقریباً رات گزر رہی تھی۔ اگلا سارا دن کچھ نہیں کہا سوائے اس کے کہ وقفہ وقفہ کے بعد ہمیں دھمکیاں دیتے تھے اور جب پیشاب وغیرہ کے لئے ہمیں باہر لے کر جاتے تھے تو لوگوں کو یہی کہتے تھے "یہ مرزائی کُتے ہیں ان کا حال دیکھ لو۔" ایک دفعہ اچانک ہم دونوں کو کمرے میں ننگا کر کے کمرے کا دروازہ کھول دیا اور باہر بیٹھے ہوئے لوگوں کو کہا مرزائی کُتوں کا حال دیکھ لو۔ اس دن ہمیں ایک ہی کمرے میں سنگل سے باندھ کر بغیر پنکھے کے رکھا گیا تھا۔ دو بجے کے قریب ڈیرے والے کو ترس آیا اور وہ پنکھا لے آیا۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم نے جھوٹ بولنا شروع کیا تو یہ ہم سے پتہ نہیں کیا کیا کہلوائیں اب جو کچھ ہونا تھا ہو گیا ہے۔ اب غلط بیانی نہیں کرنی، ان کے کہنے پر اور تحریر کسی صورت میں نہیں دینی۔

مغرب کے وقت ایک اَور سپاہی آیا اور ہمیں باہر نکال دیا۔ اس کے بعد دوسرا سپاہی ہمیں پیشاب وغیرہ کروانے کے لئے لے گیا اور کہا اب تو تم نے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا ہے۔ ہم نے کہا ڈر کے مارے کر لیا ہے۔ اُس نے کہا اسلم قریشی کو تم ہی میں سے نکالنا ہے۔ پھر ایک چھپڑ (تالاب) کے قریب جا کر ہمیں پانی میں غوطہ دیا اور کچھ عرصہ اندر رکھ کر باہر نکالا۔ اِس طرح ہم دونوں سے یہ پانچ مرتبہ کیا۔ پھر پوچھا بتلاؤ موقعہ پر کون کون اَور تھا۔ ہم نے کہا ہم نے مولوی کو مارا ہے بس اور کوئی نہیں تھا۔ صرف شور سُن کر دو تین بچے آگئے تھے۔ پھر مبارک احمد کی اُس نے پٹائی کرنی شروع کر دی اور کہا کہ بتلاؤ ریوالور کہاں ہے۔ سیم نالے پر ہمیں ننگے پاؤں بھاگنے کو کہا اور کہا کہ مولوی اللہ یار کو کیا سونگھا کر بے ہوش کیا تھا۔ وہ بار بار اسلم قریشی کی بابت پوچھتا رہا۔ اور یہ کہتا رہا کہ تم نے یہ حرکت مولوی خورشید کے کہنے پر کی ہے۔ دوسری رات پھر پہرہ بٹھا دیا اور تشدد کرتے رہے۔ لیکن پہلی رات سے کچھ کم۔ اور ہم سے مولوی خورشید صاحب، باجوہ صاحب، بھامڑی صاحب وغیرہ کے جماعت میں عُہدے پوچھتے رہے (یعنی اصل میں اُن کے عُہدے کیا ہیں) اور کہتے رہے سُنا ہے بھامڑی پورے ربوہ کا مالک ہے۔ اور بہت بڑا افسر ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگلے روز صُبح پولیس والے ہمیں پیدل واپس لے کر آرہے تھے کہ راستہ میں ایک ڈیرہ پر ہمیں ننگا کیا۔ اور بلیڈ سے ہماری کمر پر زخم کر کے نمک اور مرچ ڈال دی اور پھر اصل واقعہ، اسلم قریشی کا نام نہاد اغوا۔ مولوی خورشید وغیرہ کی موجودگی۔ اور ریوالور وغیرہ کے بارے میں پوچھتے رہے اور یہ بھی پوچھتے رہے کہ مرزا طاہر احمد صاحب کب واپس آئیں گے؟ اور ہتھکڑی پہنا کر ہمیں پیدل چلاتے رہے۔ ایک اَور ڈیرہ پر جا کر ہمیں بٹھا دیا۔ کھانا کھلوایا جہاں پر ایک گونگا تھا۔ اس نے ہمیں اِشارہ کیا سپاہیوں کو کچھ پیسے دے کر جان چھڑاؤ۔ یہ اِشارہ دیکھ سپاہیوں نے اُسے کہا کہ انہوں نے قتل کیے ہوئے ہیں۔ جس پر گونگا خاموش ہو گیا۔ اس تشدد کے دوران :-

(۱) ہم کئی بار بے ہوش ہوئے۔

(۲) تشدد کے باوجود سوائے اس کے کہ ہم نے یہ کہا کہ آگ ہم نے خود لگائی تھی اور کوئی غلط بات ہوش کے عالم میں ہم سے وہ اقرار نہ کروا سکے۔

(۳) اس عرصہ میں خدام الاحمدیہ کے پہرہ کے بارہ میں بھی پوچھتے رہے۔ جس پر ہم نے بتلایا کہ ہمیں تو صرف اپنے محلہ کا پتہ ہے اور کچھ علم نہیں۔

(۴) چند باتوں پر بہت زور دیتے رہے۔ اسلم قریشی کہاں ہے "آگ کس نے لگائی ہے" مولوی خورشید صاحب وغیرہ وہاں موجود تھے؟ اور ریوالور کہاں ہے؟

(۵) سب انسپکٹر جو ہمیں مارتا رہا وہ مولوی حق نواز کا خاص آدمی ہے۔

درج بالا بیان میں ایک بات رہ گئی ہے، وہ یہ کہ مبارک احمد کو بھی وسیم احمد کی طرح اُلٹا لٹکایا گیا تھا۔

اِعلاناتِ نِکاح

(۱) مورخہ ۲؍۸؍۸۴ کو مکرم کمال الدین صاحب تاجر آف چنتہ کنٹہ کا نکاح عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد بشیر الدین صاحب معلم وقفِ جدید گرملاپلی (وارنگل) کے ساتھ مبلغ ۱۲۰۰/- روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بھکشو ساکن گلبرگہ (کرناٹک) نے بمقام وڈان پڑھا۔ اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اس خوشی میں طرفین کی طرف سے بطورِ شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے چندہ بھجوایا گیا ہے۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

(۲) مورخہ ۳؍۸؍۸۴ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے مُسمی سید عزیز الرحمٰن صاحب ابن مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعتِ احمدیہ سونگھڑہ (اُڑیسہ) کا نکاح ہمراہ مسماۃ شہناز پروین صاحبہ بنت مکرم شیخ علیم الدین صاحب مقیم ناراکوٹ (اُڑیسہ) کے ساتھ مبلغ ۷۰۰۸/- روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب نے بطورِ شکرانہ مبلغ ۷۰/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

قارئین سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

درخواست ہائے دُعا

● مکرمہ امۃ النسیم بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ بنگلور اپنے شوہر اور چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ الرشید نرگس کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے ● مکرم محمد صادق صاحب عارف درویش قادیان اپنے عزیز دوست مکرم شوکت محمود صاحب مقیم پاکستان کے بھائی جو جرمنی جا رہے ہیں کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم عبد الکریم رضی احمد صاحب گریڈیہہ (بہار) اپنے بیٹے عزیز عبد الحلیم کمال احمد سلمہ کی ایک حادثہ سے معجزانہ رنگ میں حفاظت کی خوشی میں بطورِ شکرانہ مختلف مدات میں ۳۲/- روپے ادا کر کے اپنے تمام بچوں کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

خطبہ عید الفطر

یہ غم بھی میرے لئے عید ہیں جو خدا کی راہ میں میں اُٹھا رہا ہوں اور آپ بھی میرے ساتھ اُٹھا رہے ہیں!

وہ خوشیاں بھی ہمارے لئے عید ہوں گی جو ہمارا ربّ ہمارے لئے بعد میں لے کر آنے والا ہے!

ہماری یہ دعا ہے کہ ہم اُن لوگوں میں نہ ہوں جن کو تاریخ ذلّت سے یاد کرتی ہے!!

ہم اُن لوگوں میں ہوں جن کو تاریخ ہمیشہ فخر کے ساتھ یاد کرتی ہے!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۳۰ احسان ۱۳۶۳ ہش مطابق ۳۰ جون ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (سورۃ التوبہ: ۱۱۱)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَاۗىِٕدَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّىْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝
(سورۃ المائدہ: ۱۱۵)

اس کے بعد فرمایا:۔

یہ کچھ عجیب سی عید ہے جو آج ہم منا رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو کبھی کوئی ایسی عید ہم نے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بہرحال ہمارے مولیٰ کی طرف سے یہ ایک تحفہ ہے جو ہمارے نام آیا ہے۔ اور شاید اس الہام میں اسی عید کا ذکر ہے، جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

"عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"[۱]

پس عید تو یہ ہے اور ہم ضرور یہ عید منائیں گے۔ خواہ روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ منائیں، خواہ دکھتے ہوئے دلوں کے ساتھ منائیں۔ خواہ چھلنی سینوں کے ساتھ منائیں۔ اپنے مولا کے حضور گردنیں جھکاتے ہوئے ہم ضرور یہ عید منائیں گے۔ پس آپ سب کو **عید مبارک** ہو۔ کیونکہ

یہ ایک تاریخی عید ہے

اور یہ خاص ایام ہیں جن میں سے آج جماعت گزر رہی ہے۔ بہت کم قومیں ہوتی ہیں جن کو اس طرح تاریخ کا حصہ بننے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ میں کچھ مزید اردو میں کہوں اپنے ان بھائیوں کے لئے جو انگریزی دان ہیں اور اردو نہیں سمجھتے ہیں چند فقرے انگریزی میں بھی کہنا چاہتا ہوں۔

۱۔ تذکرہ صفحہ ۷۴۰، حاشیہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۷ء

To those who cannot understand Urdu I shall now address and say a few words in English. It is a strange Eid which we are celebrating today — an Eid as we never saw the like of it in our lives. Perhaps it is the same Eid which has been refered to in the revelation of Hazrat Maseeh Ma'ood, peace be upon him, in which Allah tells him that Eid it is whether you celebrate or do not celebrate it. O, our Lord it is a gift from you. We shall celebrate even while tears are flowing from our eyes. We shall celebrate it even if our hearts ache. We shall celebrate it with bosoms made like sives with darts of sorrow and persecution, because it is a gift from our Lord. So EID MUBARAK to all of you who have come here to celebrate it.

جوں جوں عید کا دن قریب آتا چلا گیا میں اس بات پر غور کرتا رہا کہ عید کا فلسفہ کیا ہے اور خدا کے کن بندوں کے لئے عیدیں مقدر ہیں۔ چنانچہ جب میں نے قرآن کریم پر نظر ڈالی تو مجھے یہ محسوس کرکے تعجب ہوا کہ قرآن کریم میں تو کہیں مسلمانوں کے تعلق میں عید کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ قربانیوں کا بہت ذکر ہے۔ اور جو عیدیں بھی ہم مناتے ہیں اُن کے متعلق قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں۔ چنانچہ عید الاضحیہ جسے بڑی عید یا قربانیوں کی عید کہا جاتا ہے اس میں بھی قربانیوں کا پس منظر بیان ہوا ہے۔ اور قربانیوں کے ذکر کے بعد بات ختم ہو جاتی ہے۔

یہ عید جسے عید الفطر یا چھوٹی عید کہا جاتا ہے، اس سے پہلے جو رمضان کا مقدس مہینہ آتا ہے جس میں مومن کو خدا کی راہ میں اپنے سارے وجود کے ساتھ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملتی ہے اس مہینے کا اور ان قربانیوں کا تو بڑی تفصیل سے ذکر ملتا ہے لیکن بعد میں کسی عید کا ذکر نہیں۔ اس سے میری توجہ اس طرف منعطف ہوئی کہ

پھر عید کسے کہتے ہیں؟

اور عید کا کوئی ذکر تو قرآن کریم میں ضرور ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں ہوگا اگر عید کے نام سے

نہیں۔ چنانچہ میری نظر ان آیات پر پڑی جن میں قربانیوں کے بعد عظیم خوشخبریاں عطا کی گئیں۔ اور مومن کو یہ بتایا گیا ہے کہ تمہاری عید ایک دن کی عید نہیں ہوگی۔ ایک زمانہ ہے عید کا جو تمہارے لئے آنے والا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں ایک دن کی عید کی بشارت نہیں دیتے یہ تو ایک نہ ختم ہونے والی عید ہے جو تمہاری قربانیوں کے بعد آنے والی ہے۔ چنانچہ جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں اسی عید کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ؕ کہ اللہ نے مومنوں سے اُن کی جانیں بھی خرید لی ہیں اور اُن کے اموال بھی خرید لئے ہیں۔ اپنے بندوں کو اپنے دَر کا کامل غلام بنالیا ہے اس لئے کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنّت مقدّر فرمائی ہے۔ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ تف وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وہ خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور اس جہاد میں وہ قتل بھی کرتے ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں۔ یہ ایک پختہ وعدہ ہے۔ جو تورات میں دیا گیا۔ اور پھر انجیل میں بھی اور پھر قرآن میں بھی اس وعدے کی تکرار کی گئی۔ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ پس جو بھی اپنے عہد پر پُورا اُترے گا جو اس نے اپنے ربّ سے کیا ہے، پس خوش ہو جاؤ اس بَیعت کی وجہ سے جو تم نے اپنے ربّ کے ہاتھوں پر کی ہے۔ اس سودے کے نتیجہ میں جو تم نے اپنے ربّ سے کیا ہے ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہی وہ عظیم کامیابی ہے جس کی ہم تمہیں خوشخبری دیتے ہیں۔ یعنی یہی وہ عید ہے جو آکر پھر مومن کے لئے ٹھہر جاتی ہے۔ اور یہ عید پھر اور عیدوں پر منتج ہوتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ

فوزِ عظیم اُس کامیابی کو کہتے ہیں

جس سے بڑی کوئی کامیابی متصوّر نہیں ہوسکتی۔ پھر ایک اور آیت کی طرف میری نگاہ گئی جس میں اسی قسم کی عید کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَ لَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَ لَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ؕ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ یقیناً وہ لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور پھر اس دعوے کے نتیجہ میں ستائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اِسْتَقَامُوْا کا مطلب ہے شدید مخالفتوں کی آندھی کے باوجود اپنے عہد یا اپنے مقام پر قائم رہنا، تو شدید مخالفتیں محض اس دعوے کے نتیجہ میں برداشت کرتے ہیں کہ اللہ ہمارا ربّ ہے۔ تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بکثرت فرشتے اُن پر نازل ہوتے ہیں۔ کیا کہتے ہوئے؟ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا۔ کہ اے خدا کے بندو! کوئی غم نہ کرو۔ کوئی خوف نہ کھاؤ۔ وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ اور اس جنّت سے خوش ہو جاؤ جس کے تمہیں وعدے دیئے جاتے تھے۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ اب ہم تمہارے پاس رہنے کے لئے آگئے ہیں، اب تمہیں ہم کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس دنیا میں بھی تمہیں نہیں چھوڑیں گے اور مرنے کے بعد کی دنیا میں بھی ہم تمہارے پاس رہیں گے۔ یہ وہ جنّت ہے جو خدا کی مہمانی کے طور پر تمہارے لئے تیار کی گئی ہے۔ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ایسے خدا کی طرف سے تمہاری مہمانی ہے جو بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ تو

یہ ایک دُوسری جنّت ہے

جسے عید بھی کہا جا سکتا ہے۔ یعنی ایک ایسی عید جو ایک دِن کی عید نہیں بلکہ آکر پھر ٹھہر جاتی اس دنیا کو بھی عید بنا دیتی ہے اور اُس دُنیا کو بھی عید بنا دیتی ہے۔

پھر میں نے اور نظر دوڑائی کہ عید کا لفظ کہیں تو ملے، تو پتہ چلا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو خوشخبری عطا کی گئی تھی اس میں عید کا لفظ استعمال ہُوا ہے۔ لیکن

اس کے دو پہلو ہیں

ایک پہلو وہ ہے جو بعینہٖ اس مضمون کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے جو قرآن کریم کی ان آیات میں بیان ہُوا ہے۔ اور ایک وہ پہلو ہے جس کے ساتھ مومنوں کا تعلق نہیں۔ کیونکہ اس میں انذار پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَۃً مِّنْکَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

اس دُعا کا پس منظر جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کے حواری حضرت مسیحؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ اصرار کرنے لگے کہ ہمارے لئے خدا سے آسمانی دعوت کا مطالبہ کر۔ حضرت مسیحؑ نے انہیں توجہ دلائی کہ خدا کا خوف کرو اور استغفار سے کام لو۔ اور ایسا مطالبہ نہ کرو۔ لیکن جب اُنہوں نے اس مطالبہ پر اصرار کیا تو حضرت مسیحؑ نے اُس مطالبے کو نہایت احسن رنگ میں زیادہ مبارک اور زیادہ حکیمانہ الفاظ میں دُعا کے طور پر پیش کیا۔ اور عرض کیا کہ اے اللہ! اے ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے مائدہ یعنی نعمتوں کا دسترخوان نازل فرما۔ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا یہ مائدہ ہمارے اوّلین کے لئے بھی عید ہو جائے وَ اٰخِرِنَا اور بعد میں آنے والوں کے لئے بھی عید ہو جائے۔ وَ اٰیَۃً مِّنْکَ اور یہ تیری طرف سے نشان ٹھہرے۔ اور ہمیں رزق عطا فرما۔ اور تو بہترین رزق عطا فرمانے والا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جواب دیا قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مُنَزِّلُھَا عَلَیْکُمْ ۚ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُہٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُہٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ہاں میں یقیناً تمہارے لئے مائدہ اُتاروں گا لیکن یہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر اس کے بعد تم نے ناشکری کی اور انکار کیا تو میں تمہیں ایک ایسا عذاب دُوں گا کہ اس سے پہلے تمام عالمین میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا ہوگا۔

یہ جو دو عیدوں کا وعدہ ہے

اس میں مائدہ کے دو پہلو بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے اوّل عید کے ساتھ کسی تنبیہ اور کسی عذاب کی خبر نہیں ہے۔ لیکن عید کے آخری حصّے کے ساتھ نہایت دردناک عذاب کی خبر ہے۔ تو ان دونوں چیزوں میں یہ کیا فرق ہے؟ جب اس پر میں نے غور کیا اور تاریخ پر نظر دوڑائی تو مجھے معلوم ہُوا کہ اوّل تین صدیوں کی عید تو بالکل مختلف عید تھی۔ وہ تو اس عید کے بالکل مشابہ نہیں تھی جس عید میں سے آج کی عیسائی دُنیا گزر رہی ہے۔ وہ تو غربت کی عید تھی۔ وہ تو خدا کی راہ میں دُکھ اُٹھانے کی عید تھی۔ وہ تو اپنے گھروں میں زندہ جلائے جانے کی عید تھی۔ وہ عید تو ایسی تھی کہ تماشہ گاہوں میں بڑے بڑے رؤسا، بادشاہ اور اس کے حواری، مسیحیوں کو اُس حال میں درندوں کے سامنے پھینکا دیا کرتے تھے کہ اُنہیں چیریں، پھاڑیں اور سارا ہال خوشیوں اور تماشے کی تالیوں سے گونج اُٹھے تو بظاہر یہ عید تو

دُشمنوں کی عید نظر آتی ہے

کئی کئی وقت فاقے دے کر عیسائیوں کو اتنا کمزور کر دیا جاتا تھا کہ ایک عام معمولی انسان کے مقابل پر بھی اُن کو دفاع کی سکت نہ رہے۔ پھر بھوکے شیر اور بعض دفعہ دُوسرے جنگلی جانور، خونخوار بیل اُن پر چھوڑ دیئے جاتے تھے۔ اور اُن کے مخالفین اُس عید کا تماشہ دیکھا کرتے تھے۔ پس یہ عجیب عید تھی جو تین سو سال تک اُن کے ساتھ جاری رہی اور

بہرحال یہ عید تھی

کیونکہ خدا نے قطعی وعدہ فرمایا تھا کہ ہاں میں تیری دُعا کو قبول کرتا ہوں۔ میں تمہارے اوّلین کے لئے بھی عید لاؤں گا اور تمہارے آخرین کے لئے بھی عید لاؤں گا۔ لیکن اگر تم نے پھر ناشکری کی اور انکار کیا تو پھر ایسا عذاب دوں گا کہ عالمین میں کبھی کسی قوم کو نہ دیا ہو۔ پس وہ پہلا حصّہ عید کا تو بڑا دُکھوں اور دردوں کا زمانہ ہے۔ اور عید بہرحال ہے۔ کیونکہ خدا یہی کہتا ہے کہ یہ عید ہے۔

دُوسرا زمانہ جو تنعّم اور عیش پرستی کا زمانہ ہے جس میں عیسائی حکومتوں کو اتنی دولتیں عطا ہوئیں کہ کبھی دُنیا میں کسی قوم کو اتنی دولتیں اور ایسی نعمتیں عطا نہیں ہوئی تھیں۔ تمام دُنیا پر اُن کو رزق میں غلبہ عطا کیا گیا۔ یہاں تک کہ دُوسری قومیں ان کے لئے بھکاری بنا دی گئیں۔ اور اُن سے روٹی مانگ کر کھانے لگیں۔ بظاہر کتنی عظیم الشان عید ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس عید کے ساتھ

ایک ناشکری بھی لکھی گئی ہے۔

ایک انکار بھی لکھا گیا ہے اور دُنیا جس طرف جا رہی ہے بعید نہیں کہ ہم جو آج زندہ ہیں کل یہ دیکھیں کہ یہ عید ایک انتہائی دردناک عذاب میں تبدیل کر دی جائے گی۔ اور کبھی کسی قوم کو ایسی ہلاکت کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہُوا ہوگا جیسا کہ ان ناشکری قوموں کو ہلاکت کا دن دیکھنا نصیب ہوگا۔

یہ غور کرتے ہوئے اور یہ سوچتے ہوئے بعض حالات حاضرہ کی طرف میری توجہ مبذول ہوئی۔ اور میں نے دیکھا کہ ہم اس مبارک عید کے دور میں سے گزر رہے ہیں جو اوّلین کے لئے مقدر ہے اور جس کا وعدہ دیا گیا ہے تورات میں بھی، انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی۔ یہ وہ عید ہے جو ہمارے لئے دکھوں کی عید ہے جو

خُدا کی راہ میں طرح طرح کے ستم سہنے کی عید

ہے۔ ایسے دردناک حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے کہ اس سے پہلے اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دشمن نادان یہ سمجھتا ہے کہ ان کو کم مارا گیا ہے۔ کم جسمانی اذیتیں دی گئی ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے ہزارہا گھر جلا دیئے جاتے تھے۔

ہم پر اس سے پہلے بارہا یہ آزمائشوں کے دن گزرے ہیں کہ بچوں کے سامنے اُن کے والدین کو ذبح کیا گیا۔ والدین کے سامنے ان کے بچوں کو ذبح کیا گیا اور گھروں میں بند کر کے زندہ جلانے کی کوشش کی گئی۔ اور بعض اوقات زندہ جلا دیا گیا۔ لیکن کبھی جماعت کے چہرہ پر

ایسا غم نہیں دیکھا گیا تھا

کیونکہ یہ حملہ ان کے جسموں پر تھا۔ روحیں ضرور متاثر ہوتی تھیں۔ لیکن اس حد تک نہیں کہ اُن کی زندگیاں اجیرن ہو جائیں۔ لیکن آج جو احمدیت کی روح پر، احمدیت کی جان پر حملہ کیا گیا ہے یہ اتنا سنگین، اتنا ظالمانہ کہ سارے عالم کا احمدی آج ایک نہایت ہی کرب اور بلا کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور خصوصاً ہمارے وہ بھائی جو پاکستان میں ہیں اور دشمن حیا کی طرف لوٹنے کی بجائے بے حیائی میں آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

سفاکی کی ایسی حدود پھلانگ رہا ہے

کہ جن کے بعد واپسی کی کوئی راہ مقدر نہیں ہُوا کرتی۔ ایسے رستوں پر چل پڑا ہے جن سے قوموں کو پہلے کبھی واپس آتے نہیں دیکھا گیا۔ خدا کے نام پر یہ جھوٹ اور ظلم اور سفاکی! کہ انتہا کر دی گئی۔

ابھی دو تین دن کی بات ہے

کہ ربوہ میں وہاں کے مقامی مولوی نے اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک گھر کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ رات کی تاریکی میں وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر تیل کا ایک کنستر ساتھ لے کر گیا اور چونکہ وہ گھر خالی تھا یعنی ان کے علم کے مطابق خالی تھا اس لئے اُن کا خیال تھا کہ ہم آگ لگا کر واپس آ جائیں گے۔ لیکن دو خدام وہاں چھت پر پہرہ دے رہے تھے چنانچہ انہوں نے چھلانگیں لگائیں اور ان کو پکڑنے کی کوشش کی۔ مولوی صاحب تو پکڑے گئے لیکن وہ باقی ساتھی بھاگ گئے۔ چنانچہ ان سب کو لے کر وہ پولیس سٹیشن پہنچے کہ یہ واقعہ ہُوا ہے۔ ہم رپورٹ درج کروانے کے لئے آئے ہیں اُسی وقت چنیوٹ سے ڈی ایس پی بھی تشریف لے آئے اور ساری کارروائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ شکایت کنندگان جو مجرم کو پکڑ کر ساتھ لائے تھے اُن کے خلاف رپورٹ درج کی گئی۔ اور اُن کی رپورٹ کا کوئی ذکر نہیں۔ اور رپورٹ یہ درج کی گئی کہ ان لوگوں نے مولوی صاحب کو اغواء کرنے کی کوشش کی تھی۔ باوجود اس کے کہ وہاں قریب کی جھاڑیوں سے مولوی صاحب کا بائیسکل نکال کے دکھا دیا گیا۔ تیل کا وہ خالی کنستر بھی دکھا دیا گیا جس میں سے اس گھر پہ تیل چھڑکا گیا تھا۔ اور یہ سارا کچھ وہاں موجود تھا، لیکن درج یہ کیا گیا کہ اس کے اغوا کی کوشش کی گئی۔ اور اس اغوا میں جو نام لکھوائے گئے اُن میں سے دو نام یہ ہیں۔ ایک تو چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ جو کسی زمانے میں لنڈن مسجد کے امام تھے اور بعد میں ناظر امور عامہ رہے اور آجکل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ہیں۔ اور وہ بیمار اور دل کے مریض اور معمر دوست ہیں۔ اور دوسرے مولوی خورشید احمد صاحب صدر عمومی جو پرانے سِل کے مریض اور کافی معمر دوست ہیں نہایت کمزور صحت والے۔

ان دو کو مولوی صاحب کے بیان کے مطابق خود دیکھا گیا تھا۔ اور وہ اغوا کرنے والوں میں شامل تھے۔ اور ساتھ ہی مولوی صاحب کے بیان کے مطابق درج ہُوا کہ باجوہ صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ ہاں! اس کو وہیں پہنچا دو جہاں پہلے تم اسلم قریشی کو پہنچا چکے ہو۔ گویا اُس جرم میں بھی باجوہ صاحب شریک تھے اور جگہ یاد دلا رہے تھے کہ اس کو بھی وہاں پہنچا دو جہاں اسلم قریشی کو پہلے پہنچایا گیا تھا۔ یہ تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ اسلم قریشی کہاں پہنچ گیا ہے۔ اور خدا اسے کہاں پہنچائے گا۔ اور ان مولوی صاحب کو اللہ کہاں پہنچائے گا۔ لیکن یہ ہو رہا

رمضان کے آخری عشرے میں

خُدا کے نام کی قسمیں کھا کر یہ رپورٹ درج کروائی گئی۔ اور ان کو قید کر دیا گیا۔ وہ دو نوجوان جنہوں نے پکڑا وہ بھی قید میں ہیں۔ اور باجوہ صاحب اور مولوی خورشید احمد صاحب بھی اس وقت قید میں ہیں۔ اور

مزید دھاندلی یہ

اور ایسی دھاندلی کہ شاید کی دنیا کی تختیوں میں بھی آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ وہاں کچھ حیا کا پردہ رکھا جاتا ہے ـــــ کہ جب چنیوٹ کی عدالت میں اُن کی ضمانت کی درخواست لے کر ہمارے بعض وکلاء پہنچے جن میں سے ایک محمود مجید صاحب لاہور کے سینئر ایڈووکیٹ ہیں اور ایک خواجہ سرفراز احمد صاحب ہیں وہ سیالکوٹ کے ہیں۔ لیکن لاہور ہی میں آجکل پریکٹس کرتے ہیں۔ یہ دونوں بڑے معزز اور سینئر ایڈووکیٹس ہیں۔

وہاں بجائے اس کے کہ مجسٹریٹ ہوتا۔ بندرہ بیس کرائے کے غنڈوں کا ایک گروہ موجود تھا۔ اُنہوں نے پتھراؤ کر کے ربوہ سے آنے والی کاروں کو توڑا۔ اُن میں جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان کو گھسیٹا اور مارا اور عدالت میں کوئی موجود نہیں تھا۔ جب یہ دونوں وکلاء اور ایک ربوہ کے وکیل ساتھی بھی اُن کے ساتھ عدالت میں گئے تو عدالت میں جا کر بھی اُن کو شدید زدوکوب کیا گیا۔ اور کچھ انتظار کے بعد جب دیکھا کہ کوئی مجسٹریٹ نہیں ہے۔ کوئی موجود نہیں جس کے سامنے درخواست کی شنوائی ہو۔ کیونکہ درخواست تو پہلے داخل کرا دی گئی تھی۔ صرف شنوائی کے لئے گئے تھے ـــــ لمبے انتظار کے بعد یہ زخمی اور نڈھال جب واپس ربوہ پہنچے تو اُس وقت مجسٹریٹ صاحب ظاہر ہوئے پٹیشن DISMISS کر دی کہ درخواست دہندہ تو کہیں موجود ہی نہیں اس لئے میں درخواست کیسے منظور کر دوں۔ تو

یہ بے حیائی کی حدیں ہیں

جو پھلانگی جا رہی ہیں۔ اور حیرت ہے کہ خدا کا کوئی خوف، اس کا کوئی تصور، کوئی شائبہ تک دلوں میں باقی نہیں رہا۔ اُن مولوی صاحب کے متعلق دوسرے دن لاہور ریڈیو سٹیشن سے یہ اپیلیں بار بار نشر ہوئیں کہ اُن کو اتنا مارا گیا ہے، اُن کا اتنا خون بہہ گیا ہے کہ خون دینے کے لئے نوجوان قربانیاں پیش کریں۔ اور آگے آئیں۔

ایسا خوفناک، ایسا ظالمانہ ڈرامہ

ایک اسلامی حکومت کے نام پر کھیلا جا رہا ہے۔ آگے کیا مقدر ہے وہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ خدا کی بنائی ہوئی تقدیر جو پُرانے زمانوں میں انبیاء کی قوموں پر جاری کی گئی تھی، اور اُن کے مخالفین پر جاری کی گئی تھی وہ یقیناً ہمیں بتاتی ہے کہ ان رستوں پر چل کر انبیاء کے مخالفین پھر کبھی نہیں بچے۔ یہ ہلاکت کی وہ راہیں ہیں جن سے کبھی واپسی نہیں دیکھی گئی۔ اس لئے ان کے لئے بھی خوف ہمارے ہی دل میں ہے کیونکہ اُن کے دل تو خوف سے بالکل خالی پڑے ہیں۔ پھر ایسے حالات ہیں کہ احمدی طلباء اور ایسے پروفیشنل کالجز کے طلباء مثلاً میڈیکل کالج وغیرہ ـــــ اُن کا بائیکاٹ کیا گیا اور اُن کے برتن اچھوتوں کی طرح الگ کر دیئے گئے۔ اور احتجاج کئے گئے کہ ان کمینوں کے ساتھ، ان اچھوتوں کے ساتھ ہم کھانا نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ اسلام حرام قرار دیتا ہے۔ یعنی عیسائی دنیا کے ساتھ کھا سکتے ہیں، یہود کے ساتھ کھا سکتے ہیں، ہندوؤں کے ساتھ کھا سکتے ہیں، بدھوں کے ساتھ کھا سکتے ہیں اور علیسائی قوموں کی روٹی تو گھر لا کر کھا سکتے ہیں، یہ قطعاً اسلام میں حرام نہیں۔ لیکن احمدی کے ساتھ جو اپنے پیسے سے روٹی کھاتا ہو اس کے ساتھ کھانا حرام ہے۔ اور بعض صورتوں میں جب انتظامیہ میں سے بعض شرفاء نے کوشش کی کہ ظالموں کو سمجھایا جائے تو وہ نہیں سمجھے۔ اور اُن کے خلاف بھی ہنگامہ برپا ہُوا۔ یہاں تک کہ انتظامیہ کو مجبوراً ان احمدی طلباء کو ہوسٹل سے نکال کر باہر پھینکنا پڑا۔ یہ دور گذر رہا ہے۔ تو میں نے سوچا کہ

عید تو اُن کی ہے

دشمن عید منائے تو منائے ـــــ لیکن ہمارے رب کی نظر میں تو اُن لوگوں کی عید ہے ـــــ ربوہ کے اُن مظلوموں کی عید ہے ـــــ لاہور کے اُن وکلاء کی عید ہے ـــــ اُن طلباء کی عید ہے ـــــ اُن سب بھائی کی عید ہے جو خدا کی راہ میں دکھ اٹھا رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی عید کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔

پھر میں نے سوچا تو اور بہت سی مثالیں سامنے آئیں۔ ربوہ کے خدام جو دن رات چلچلاتی دھوپ میں انتہائی شدید مشکل حالات میں روزے بھی رکھ رہے ہیں اور پہرہ بھی دے رہے ہیں اور دن رات اپنی جانیں ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں اور ان کے چہروں پر ہرگز کوئی خوف نہیں۔ دندناتے پھرتے ہیں اور مجھے بکثرت خط لکھتے ہیں کہ یہ دعا کریں کہ

اللہ ہماری شہادت کی تمنائیں پوری کرے

اور سارے پاکستان سے یہ اطلاع آرہی ہے کہ خدا کی قسم! کوئی خوف ہمارے اوپر نہیں۔ آپ ہمارے لئے غمگین نہ ہوں۔ میں نے سوچا کہ عید تو ان لوگوں کی ہے — پھر میری نظر ان بچوں کی طرف گئی جن کا ایک گروہ بہشتی مقبرہ کی طرف جارہا تھا۔ یہ وہ دن تھے جب بہشتی مقبرے کے متعلق دشمن کے بعض گندے ارادوں کی اطلاع ملی تھی۔ چنانچہ چالیس پچاس بچوں کی ایک ٹولی کو کسی نے بہشتی مقبرے کی طرف جاتے دیکھا — سات، آٹھ، نو، دس، گیارہ، بارہ سال تک کے کم عمر بچے تھے — اس نے پوچھا بچو! کہاں جارہے ہو، خاص ارادے معلوم ہوتے ہیں؟ خاص عزم ہے تمہارے چہروں پر — انہوں نے کہا ہاں کیوں نہ ہو

ہم شہید ہونے کے لئے جارہے ہیں

اور یہ دعائیں کرتے ہوئے جارہے ہیں کہ سارے اللہ کی راہ میں بہشتی مقبرے میں جاکر شہید ہوں — میں نے سوچا کہ ہاں میرے مولا! عید تو آج ان بچوں کی کی عید ہے۔ پھر میری توجہ ایک اور بچے کی طرف چلی گئی۔ اس بچے کے باپ نے مجھے لکھا کہ چھوٹا سا معصوم بچہ ہے۔ ابتدائی کلاسوں میں پڑھتا ہے۔ ایک دن اس حال میں لوٹا کہ کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور جگہ جگہ جسم پر مار کے نشان تھے۔ میں نے کہا بیٹا کیا بات ہے!؟ اس نے کہا مجھے تو کچھ پتہ نہیں، میں نے تو کچھ نہیں کہا۔ وہ سارے مجھے مرزائی کتا کہتے ہوئے مارنے لگے اور میرے کپڑے پھاڑ دئیے۔ اور کہا تم ناپاک ہو۔ تمہارے ساتھ ہم ان کلاسوں میں نہیں بیٹھ سکتے۔ چنانچہ اس کے باپ نے لکھا کہ میں نے ناچار اور مجبور ہوکر اس بچے کو سکول سے اٹھا لیا ہے۔ اور اپنی بچیوں کے خوف سے ان کو بھی تعلیم سے اٹھا لیا ہے۔ اللہ ان کی تعلیم کا خود انتظام فرمائے۔ میں نے سوچا کہ ہاں میرے مولا! یہ ان کی عید ہے۔

دنیا میں اور کسی کی عید نہیں ہے

تیری راہ میں غم اٹھانے والوں کی عید ہے۔ ان کی بھی عید ہے جو ان دکھوں کے عذاب میں سے گزر رہے ہیں۔ اور ان کی بھی عید ہے جو ان کے لئے راتوں کو اٹھتے ہیں۔ اور روتے ہیں اور ان کے دکھ کو اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ عید نہیں ہے۔ یہ عید تو ہماری عید ہے۔ اور یہی عید ہے کہ تاریخ ہمیشہ سر اٹھا کر اس عید کی عظمتوں کو دیکھا کرے گی۔ اس عید کی رفعتوں کو دیکھا کرے گی۔ اور حسرت سے لوگ یاد کیا کریں گے کہ کاش! ہم ہوتے تو ہم بھی عید مناتے جو ہمارے مولا نے ان بندوں کے لئے نازل فرمائی تھی۔ لیکن یہ میں آپ کو بتاتا ہوں، یہ غم کے حالات ٹھہرنے والے نہیں ہیں۔ یہ عیدیں اپنے عقب میں بے شمار بشارتیں لے کر آیا کرتی ہیں۔ راتیں ظلم کی کٹ رہی ہیں وہ فجر طلوع ہوگی جس کو میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں۔ اور خدا کی قسم!

ضرور وہ فجر طلوع ہوگی

وہ بشارتوں کی صبح آئے گی۔ وہ فتح و ظفر کی صبح آئے گی۔ اور ہماری عید ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گی۔ جو خدا کے فضلوں کا ایک نیا اظہار ہوگا۔ پس اس عید کا بھی انتظار کیجئے۔ صبر اور حوصلے کے ساتھ انتظار کریں۔ دلگیر نہ ہوں۔ کیونکہ خدا اپنے وعدے یقیناً پورے کیا کرتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ خدا کی یہ تقدیر کبھی بدل جائے۔ اس لئے میں تو اپنے مولا کی راہ میں سر جھکائے ہوئے منتظر ہوں۔ یہ غم بھی میرے لئے عید ہیں

جو خدا کی راہ میں میں اٹھا رہا ہوں۔ اور آپ بھی میرے ساتھ اٹھا رہے ہیں۔ وہ خوشیاں بھی ہمارے لئے عید ہوں گی جو ہمارا رب ہمارے لئے بعد میں لے کر آنے والا ہے۔ پس منتظر رہیں اور ہرگز دلگیر نہ ہوں۔ یہ دن لازماً بدلیں گے۔ لازماً خوشی کے دن آنے والے ہیں۔ اس دن مومن خوش ہوں گے۔ اور اس دن ظالموں کو اپنے کیفر کردار کو پہنچایا جائیگا۔ اللہ تعالے ہمیں ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حوصلے بخشے۔ اللہ تعالے

ہمارے ظرف وسیع کر دے

اور اس ظرف کو چھلکنے نہ دے۔ صرف اسی وقت چھلکے جب ہم خدا کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ اور اللہ ہمیں اپنی راہ میں دکھ اٹھانے کی توفیق اپنی جناب سے عطا فرماتا چلا جائے۔

ہماری تو یہ دعا ہے کہ ہم اُن لوگوں میں نہ ہوں جن کو تاریخ ذلت سے یاد کرتی ہے۔ ہم اُن لوگوں میں ہوں جن کو تاریخ ہمیشہ فخر کے ساتھ یاد کرتی ہے۔ ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا۔ کب ایسا ہوگا؟ یہ میں نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا کہ کتنے دن مزید ہمارے صبر کے امتحان مقدر ہیں۔ لیکن میں یہ یقین رکھتا ہوں اور یہ ایمان رکھتا ہوں کہ میں بھی اس عہد پر قائم رہوں گا۔ اور آپ بھی اس عہد پر قائم رہیں گے کہ اے خدا! ہم بے وفاؤں میں نہیں ہوں گے۔ اے خدا! ہم ہرگز بے وفاؤں میں نہیں ہوں گے۔ تیری رضا جس شکل میں آئے ہم تمام اس کے لئے حاضر ہیں۔

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

ہم حاضر ہیں ہمارے مولا! ہم حاضر ہیں

ہم حاضر ہیں ہمارے مولا! ہم حاضر ہیں

لنڈن سے موصولہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا

تازہ مکتوب

THE LONDON MOSQUE
DATE 13-7-84.

پیارے برادرم مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عید الفطر کے موقعہ پر آپ کی طرف سے بذریعہ تار عید مبارک کا پیغام موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہندوستان کو جناسے خیر دے اور حقیقی خوشیوں اور عیدوں سے نوازے اور ہندوستان کے عوام کو جلد پرچم اسلام تلے آنے کی توفیق دے اور ان کے دل اسلام کے نور سے منور کر دے۔ آمین

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

ارشادِ نبوی ﷺ

"اَلْمُسْلِمُ مِرْآۃُ الْمُسْلِمِ!"

(ترجمہ)

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے!!

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خطبہ جمعہ

یورپ اور امریکہ کے مراکز کے لئے میں ساری جماعت کو اجازت دیتا ہوں

کہ جس جس جگہ سے کوئی مخلص کچھ پیش کرنا چاہے وہ پیش کر دے!

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اُن بندوں کو خدا نہیں مٹنے دے سکتا جن کے اندر خدا کی محبت ٹھاٹھیں مار رہی ہو!

اور جو کچھ خدا نے دیا ہو وہ پیش کرتے ہوں اور روتے ہوں کہ پیش کچھ بھی نہیں کر سکے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۹ احسان ۱۳۶۳ ہش مطابق ۲۹ جون ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے قلمبند کرکے ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ إِذَا مَآ أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ أَجِدُ مَآ أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝

(سورۃ التوبہ آیت : ۹۱، ۹۲)

اس کے بعد فرمایا :-

اس ماہ کے آغاز میں میں نے یورپین مراکز کے قیام کے لئے تحریک کی تھی کہ دو مراکز کے لئے یورپ کے احباب چندہ دیں۔ اور ایک مرکز اُن سے انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی میں بنانے کا ارادہ تھا۔ اور ایک انگلستان میں۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے۔ اور قربانی کے نئے سنگِ میل رکھے ہیں۔ اسی طرح میں نے امریکہ میں

پانچ مراکز کے لئے

دو سال قبل تحریک کی تھی۔ اور امریکہ کی جماعت کا ایک حصہ بھی خدا کے فضل سے قربانی کے معیار میں بہت آگے ہے۔ اور بعض انفرادی نمونے قربانی کے تو حیرت انگیز ہیں۔ لیکن ان دونوں مراکز میں جو اس وقت صورتِ حال نظر آرہی ہے وہ یہی ہے کہ

اس تحریک کو مزید پھیلانا پڑے گا

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے، امریکہ میں تو ابھی ایک حصہ ایسا ہے جو قربانی میں حصہ لینے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی حصہ نہیں لے رہا۔ معلوم ہوتا ہے امریکہ کی جماعت کا یہ حصہ عدم تربیت کا شکار رہا ہے۔ اور اس طرف جماعت کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ایک طبقہ ان میں سے ایسا بھی ہے جو خواہش رکھتا ہے، بلند ارادے رکھتا ہے۔ لیکن اُن کو توفیق نہیں ہے۔ اور ایک مخلصین کا ایسا حصہ ہے کہ جو صفِ اوّل میں بھی سابقون میں ہیں یعنی صفِ اوّل کے اگلے حصوں میں نمایاں ہیں۔ اور یہ وہ حصہ ہے جس کے متعلق میں نے تجربہ کیا ہے کہ جب بھی مجھے جماعتِ امریکہ کی طرف سے یہ اطلاع ملتی ہے کہ ابھی ضرورت پوری نہیں ہوئی۔ ابھی ہم ضرورت سے پیچھے ہیں۔ آپ دوبارہ تحریک کریں، تو جب میں تحریک کرتا ہوں تو یہی لوگ دوبارہ پھر آگے آتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ اور سہ بارہ تحریک کروں تب بھی یہی لوگ حصہ لیتے ہیں اور آگے بڑھ جاتے ہیں پھر۔ اور بعض تو اپنی استطاعت کے آخری کناروں تک پہنچ گئے ہیں۔ پہلے کسی نے اگر دس ہزار ڈالر کا وعدہ کیا تھا تو دوبارہ تحریک کی تو پچیس ہزار کا کر دیا۔ حالانکہ دوبارہ ان کو تحریک نہیں کی گئی

"ضرور ہے کہ انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو!"
(کشتی نوح ص ۲۱)

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۲۴ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون :- 27-0441
گرام :- "GLOBEXPORT"

تھی۔ پھر جب تحریک کی گئی کہ ابھی امریکہ کی جماعت کو مزید ضرورت ہے، تو پچیس کی بجائے

پچاس ہزار کر دیا

تو میں نے شیخ مبارک احمد صاحب کا خط آیا تھا، اُن کو میں نے جواب دے دیا ہے کہ اب میں امریکہ میں مزید تحریک نہیں کروں گا۔ کیونکہ مجھے علم ہے کہ وہی لوگ جو حدِ استطاعت تک پہنچ چکے ہیں انہوں نے مزید قربانیاں کرنی ہیں۔ اور اپنے وہ حقوق یا وہ تلف کر دیں گے جن کے متعلق قرآن کریم حفاظت کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ اولاد کے بھی حقوق ہیں۔ دوسرے بھی حقوق ہیں۔ نفس کے بھی حقوق ہیں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ خلیفۂ وقت اِس جرم میں شریک ہو جائے کہ اتنا زیادہ قربانی طلب کرے اور قبول کرے کہ جو قرآن کریم کی ہدایات کے خلاف ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے قرآن کریم کو سمجھنے کے بعد جو تفصیلات کے ساتھ ہمارے سامنے نقشہ کھینچا ہے کہ اس قسم کی قربانی بھی نہیں چاہیئے۔ یہ یہ حقوق ہیں جو ادا ہونے چاہئیں۔ اُن کو ملحوظ رکھنا پڑے گا اور ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

چنانچہ بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے قربانی رد فرما دی کہ نہیں تمہاری اولاد کا حق ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ خدا یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنی اولاد کو فقیر چھوڑ جاؤ۔ اور اتنی زیادہ قربانی پیش کرو۔ تو بہرحال ایسے لوگ جو جس حد تک ممکن تھا قربانیاں کر چکے ہیں اُن سے مزید کا مطالبہ نہیں ہو سکتا۔ اور ایسے لوگ جو قربانی کی خواہش رکھتے ہیں اور قربانی کی توفیق نہیں پاتے اُن کے اُوپر بھی کوئی شکوہ نہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ یہ میں اس لئے بیان کرنا چاہتا ہوں آج کہ کثرت سے مجھے ایسے خطوط آرہے ہیں جو نہایت دردناک ہیں۔ یورپ سے بھی اور دوسری جگہوں سے بھی۔ اور وہ جب قربانیوں کا حال سنتے ہیں جو بیان کیا جاتا ہے خطبوں میں تو تڑپ جاتے ہیں اور

بے انتہا درد کا اظہار کرتے ہیں

کہ کاش! ہمارے پاس کچھ ہوتا تو ہم وہ پیش کر سکتے۔ بعض خود بے چارے محتاج ہیں۔ قرضوں میں دبے پڑے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جن کو نان نفقہ کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ تو یہ لوگ تو ہماری دعاؤں کے محتاج ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرے۔ ان کی ضرورتیں پوری فرمائے۔ اور ان کی خواہشیں پوری فرمائے۔ ان کے لئے خوشخبری یہ ہے، ایسے لوگ جو استطاعت نہیں رکھتے لیکن تمنا رکھتے ہیں۔ ان کا بھی قرآن میں بڑے پیار سے ذکر ہے۔ ایسی کامل کتاب ہے، ایسی عظیم الشان کتاب ہے کہ اس کی کوئی نظیر دنیا میں آپ کو نظر نہیں آسکتی۔ صرف صفِ اوّل کی قربانی کرنے والوں کا محبت سے ذکر نہیں فرماتی۔ بلکہ وہ جو قربانیوں سے محروم ہیں۔ لیکن دِل میں اخلاص رکھتے ہیں۔ اُن کا بھی بڑے ہی پیار اور بڑی محبت سے ذکر فرماتی ہے۔ چنانچہ یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی تھی، ان آیات میں اِنہی خوش قسمتوں کا ذکر ہے جن کے پاس کچھ نہیں۔ لیکن ایک نیک تمنا رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بھی بڑی محبت اور بڑے پیار سے ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے:-

لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔

کہ دیکھو میرے کمزور بندوں پر کوئی حرج نہیں۔ اُن پر زبانِ طعن دراز نہیں کرنی تم نے، اُن کو تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھنا اور مریضوں پر بھی کوئی حرج نہیں اور اُن لوگوں پر بھی حرج نہیں جو چاہتے ہوئے بھی اپنے پاس کچھ نہیں پاتے کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کر سکیں۔ فرق یہ ہے کہ نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ کہ اُن کے دِل میں اللہ اور رسولؐ کی خالص محبت ضرور ہو۔ اگر وہ خدا اور رسولؐ سے محبت رکھتے ہیں تو اُن لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں۔
اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کا

دُوسرا ایک معنٰی یہ ہے

جس کی سند حدیث سے بھی ملتی ہے کہ اگر وہ خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے یا جسمانی استطاعت نہیں رکھتے کہ قربانی کے میدانوں میں آگے بڑھ سکیں، جسمانی طور پر اور وہ خدا اور رسولؐ کی خاطر نیک نصیحت کرتے ہیں تو اُن پر بھی کوئی حرج نہیں۔ اُن کی طرف سے وہ نیک نصیحت ہی قبول کر لی جائے گی۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک موقعے پر فرمایا کہ وہ لوگ جن کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے، اگر وہ نیک نصیحت ہی کر دیں تو یہی اللہ کی راہ میں قبول ہو جائے گا، اس صدقے کے طور پر مَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ۔ فرمایا ہر وہ جو احسان کرنے والا ہے جو اپنے اعمال کو حُسن بخشتا ہے اُس کے اُوپر کوئی حرج نہیں ہے۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ تعالیٰ تو بہت ہی بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسی تحریک کرے جس کے نتیجے میں بجائے اس کے کہ وہ رحم کرنے والا ثابت ہو اُن پر ظلم کرنے والا ثابت ہو جائے۔ وہ تو تمہارے اِن حالات پر تمہاری دردناک حالتوں پر بڑی رحمت کی نگاہ فرما رہا ہے۔ اور تم سے مغفرت کا سلوک فرما رہا ہے، اُن نیکیوں کے متعلق جو تم نہیں کر سکتے۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ میں بہت بڑی خوشخبری ہے اِن لوگوں کے لئے۔ فرمایا "تم تو یہ رو رہے ہو" اِس قدر

درد کا اظہار کر رہے ہو

کہ ہم کچھ خرچ کر نہیں سکتے، ہمارا کیا بنے گا؟ خدا کہتا ہے کہ تمہاری یہ ادا ہمیں پسند آگئی۔ تمہارے لئے تمہارا خدا غفور بن کے ظاہر ہوگا۔ تمہاری بخشش کرے گا۔ اِس خواہش پر کہ کاش! کچھ ہوتا تو ہم خرچ کرتے۔ اور بڑی رحمت کی نگاہ سے تمہارا خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اِن کی حالتیں تبدیل کی جائیں گی۔ اُن کی غربت اور لاچاری کی حالتوں کو غنا میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اور قوت میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ یہ ہے معنٰی یہاں غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کا۔ اللہ تعالیٰ نے صفات کے ذریعے اُن کو خوشخبری عطا فرمائی ہے۔
پھر فرماتا ہے:

وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ اِذَا مَآ اَتَوْکَ لِتَحْمِلَھُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَیْہِ

کہ اُن لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں جن کے پاس کچھ خرچ کے لئے نہیں تھا۔ لیکن وہ اپنی جانیں لے کر تیرے حضور حاضر ہو گئے۔ اور چونکہ سفر لمبا تھا اور سواریاں درکار تھیں، اور غربت کا یہ عالم تھا عالمِ اسلام کا کہ تو نے بھی آگے سے یہ عذر پیش کیا کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں ہے، تو میرے پاس بھی تو کچھ نہیں ہے کہ میں تمہاری جسم کی قربانی کو بھی قبول کر لوں۔ میں وہ سواریاں نہیں پاتا جن پر سوار کر کے تمہیں سینکڑوں میل کی مسافت پر قربانیوں کے طور پر بھجواؤں۔ کیونکہ جس موقعے پر یہ آیت نازل ہوئی ہے اُس وقت شام کی سرحدوں پر خطرہ درپیش تھا۔ اور دُور کی مسافت طے کر کے صحابہؓ کو جانا تھا۔ اور قربانیاں گویا کہ سواریوں پر لاد کر پیش کی جانی تھیں خدا کے حضور۔ چونکہ سواریاں میسّر نہیں تھیں۔ اِس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے یہ عذر فرمایا کہ میرے پاس تو اتنی بھی استطاعت نہیں کہ میں تمہاری جان کی قربانی کو قبول کر لوں۔ فرمایا اِسی سورۃ میں تَوَلَّوْا وہ ایسی حالت میں واپس مڑے ہیں کہ اُن کی آنکھیں درد سے آنسو بہا رہی تھیں۔ اور یہ عرض کرتے جاتے تھے کہ اے خدا ہم کچھ بھی خرچ نہیں کر سکتے تیرے حضور۔ ایسے ناکارہ ایسے بے کار ہو گئے ہیں کہ جان تھی وہ لے کر حاضر ہو گئے۔ لیکن وہ بھی قبول نہیں ہو رہی۔ فرمایا

ان پر بھی کوئی حرج نہیں!

یہ جو محاورہ ہے کوئی حرج نہیں یہ بظاہر تو ایک معمولی سا انکار کا کلمہ لگتا ہے۔ لیکن جیسا کہ انگریزی زبان میں بھی بعض دفعہ NEGATIVE میں بہت عظیم الشان تعریف کی جاتی ہے، اُسی طرح عربی میں بھی یہ محاورہ ہے کہ نفی کے رنگ میں بہت زیادہ دقیق مضمون قائم کیا جاتا ہے۔ تو کوئی حرج کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ادنیٰ سا بھی وہ خدا کی طرف سے یا خُدا کے بندوں کی طرف سے پکڑ کے نیچے نہیں آئیں گے۔ خبردار! جو اُن پر ہاتھ ڈالا۔ خبردار! جو اُن کو بدنظر سے دیکھا۔ یہ خدا کی حفاظت میں آنے والے لوگ ہیں۔ جب خدا اعلان کرتا ہے کہ کوئی حرج نہیں تو مُراد یہ ہے کہ کسی طرف سے اُن کو تنگی نہیں دی جائے گی۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَأْذِنُوْنَكَ وَهُمْ أَغْنِيَآءُ

فرمایا صرف اُن لوگوں پر حرج ہے جو توفیق پاتے ہُوئے بھی قومی ضرورتوں کے وقت خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہیں کرتے۔ تو جہاں تک تو صفِ اوّل کے قربانی کرنے والوں کا تعلق ہے اُن کے متعلق مَیں پہلے آیات تلاوت کرچکا ہُوں کہ خدا تعالےٰ نے کس محبت سے اُن کا ذکر فرمایا ہے۔

جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو توفیق نہیں پاتے اُن کا بھی بڑی تفصیل سے قرآن کریم نے ذکر فرمایا۔ اور بڑی محبت اور پیار کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اور مغفرت کی جو خوشخبریاں دیں اور رحم کی جو خوشخبریاں دیں۔ لیکن وہ طبقہ جو توفیق کے باوجود حصہ نہیں لے رہا

اُن کے متعلق فکر کرنی چاہیئے

وہ مُستغنی ہو گئے ہیں دِین کی ضرورتوں سے۔ اِس لئے یہ تو بہرحال یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن سے مُستغنی کر دے گا۔ اور دین کو ان کی .... کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔ ایک طرف سے ضرورت پُوری نہیں ہو سکے گی تو خُدا دُوسری طرف سے ضرورت پوری کرنے کے سامان پیدا کرے گا۔ لیکن صرف یہ کہنا بھی کافی نہیں ہے۔ کیونکہ مالی قربانی کی جو اصل رُوح ہے وہ رُوحانی ترقی ہے۔ اور انسان کو گناہوں سے نجات دلاکر مالی قربانی خُدا کے رستوں پر گامزن کرتی ہے۔ زکوٰۃ اس کا نام رکھا ہُوا ہے۔ اِسی لئے کہ نشوونُما پیدا کرتی ہے، تزکیۂ نفس کرتی ہے۔ مخفی خوابیدہ صفاتِ حسنہ کو اُبھارتی ہے۔ جگاتی ہے۔ اور بہت ترقی دیتی ہے۔ اسی طرح ہر مالی قربانی تزکیۂ نفس بالعموم کرتی ہے کہ بہت سے

گُناہ جھڑ جاتے ہیں

بہت سی مزید نیکیوں کی توفیق پاتا ہے انسان۔ تو ایسے لوگوں کو چھوڑ دینا اس خیال سے کہ خُدا ضرورتیں پُوری کر دے گا۔ ہم محتاج نہیں ہیں یا خُدا کا دین محتاج نہیں ہے، یہ درست نہیں ہے۔ پیسہ اُن سے آپ نہ مانگیں شروع میں بلکہ وضاحت کر دیں کہ ہم پیسہ مانگنے نہیں آئے ہیں۔ لیکن اُن کی رُوحانی تربیت تو بہرحال فرض ہے جماعت کا۔ اِس لئے جماعت امریکہ ان کو کاٹ کر الگ نہ کرے۔ بلکہ اگر ایسا کرے گی تو یہ خدا تعالیٰ کی منشاء کے مخالف ہوگا۔ اور ایک متکبرانہ فعل ہوگا۔ تکبر بھی ایک ایسی ظالم بلا ہے کہ وہ کئی طریق سے انسان کے نفس کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ نیکی کرتے کرتے نیکی میں تکبر داخل ہو جاتا ہے۔ چندہ دینے والے بعض دفعہ یہ سوچنے لگ جاتے ہیں کہ ہم تو اب چندہ دے بیٹھے ہیں۔ اور یہ قربانیاں پیش کر دیں۔ اب یہ جو لوگ چندہ نہیں دے رہے یہ بڑے ذلیل لوگ ہیں۔ اور بعض اوقات خط آجاتے ہیں کہ ان لوگوں کو کاٹ کر پھینک دیا جائے، یہ کیا حق رکھتے ہیں جماعت میں رہنے کا۔ ان کو ننگا کیا جائے، ان کو ظاہر کیا جائے۔ وہ بیچارے غلطی سے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے لئے استغفار کرتا ہُوں سمجھاتا ہوں کہ یہ تمہاری سوچ غلط ہے۔ یہ مومن کی سوچ نہیں ہے۔ اللہ اس قسم کے بندے نہیں پیدا کرنا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ تو اخلاص اور محبت کے ایسے نمونے قائم کرنا چاہتا ہے کہ دُشمن کی بھی اِصلاح کی طرف توجہ ہو، کُجا یہ کہ اپنوں کو انسان رد کردے تو امریکہ کی جماعت کو بالخصوص میں یہ نصیحت کرتا ہُوں کہ روپیہ تو اللہ تعالیٰ لے آئے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے دوست ہیں جو بکثرت مجھے چٹھیاں لکھ رہے ہیں کہ آپ کیوں محدود کرتے ہیں ان تحریکوں کو۔ ہم بھی تڑپ رہے ہیں۔ ہمیں بھی موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ افریقہ سے ہی ایک احمدی خاتون کا خط آیا ہے کہ آپ مانگیں یا نہ مانگیں میں نے تو زیور دے دیا ہے۔ اب اُٹھالیں اُن کو جس طرح مرضی کرنا ہے، ہم کیوں محروم رہیں اس نیکی سے۔ چنانچہ ان کو مَیں نے لکھا کہ ٹھیک ہے آپ محروم نہیں ہوں گی۔ آپ بے شک زیور پیش کر دیں۔ اسی طرح بہت سے دیگر ممالک سے خط آ رہے ہیں۔ پاکستان سے ایک بچی نے خط لکھا کہ مجھے غیر متوقع طور پر پچاس ہزار روپیہ خدا تعالیٰ نے عطا فرما دیا تو وصیت کا میرا باقی تھا وہ میں نے ادا کر دیا ہے۔ باقی پندرہ ہزار بچے ہیں اور یہ آپ نے مانگا تو نہیں ہے مگر مَیں نے دے کے چھوڑنا ہے۔ یورپ والی جو تحریک ہے اُس میں آپ ضرور مجھ سے لے لیں۔ تو بچی ہماری عزیز ہے بے تکلف ہے۔ وہ اِسی قسم کے خط لکھا کرتی ہے کہ اب مَیں نے دینا ہی ہے جس طرح مجھے لینا ہی پڑے گا اُس سے، اور امانت پڑی ہوئی ہے مجھے فوراً بتائیں کہ کہاں داخل کراؤں؟ اسی طرح پاکستان کی ایک اور بچی کا خط آیا ہے کہ مَیں نے کافی دیر سے جوڑ کر ڈیپ فریزر (DEEP FREEZER) کی خواہش میں پیسے جمع کئے تھے لیکن میری خوش قسمتی کہ جب اُتنے پیسے ہوئے جتنے میں اُس وقت ڈیپ فریزر آتا تھا، جب مَیں نے جمع کرنے شروع کئے تھے اور وہ میرا ٹارگٹ تھا۔ تو بجٹ آگیا اور قیمتیں بڑھ گئیں ڈیپ فریزر کی۔ اور ساتھ ہی یورپ کی تحریک بھی میرے کانوں تک پہنچ گئی۔ تو اُس وقت مَیں نے اپنی خوش قسمتی پہ ناز کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اِس طرح مجھے بچا لیا ہے۔ ورنہ مَیں خرید لیتی۔ اور یہ روپیہ اب مَیں یورپ کی تحریک کے لئے پیش کر رہی ہُوں۔ تو خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے والے مچل رہے ہیں ہر جگہ

بے قرار ہیں رُوحیں۔

ایک بیمار عورت جو ہسپتال ہے، اُس کا خط آیا ہے کہ میرا زیور تو ایسی جگہ پڑا ہے کہ مَیں جاؤں خود ہی نکالوں جا کے اور مَیں بڑی بے قرار ہُوں کہ میرا پتہ نہیں کیا بنتا ہے۔ میرے لئے دُعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے جلد توفیق دے۔ میرے پہ ایک بوجھ بن گیا ہے زیور۔ جب تک مَیں دے نہ دوں مجھے تسلی نہیں ہوگی۔ ہسپتال سے فارغ ہو جاؤں اور پھر تلاش کرکے دوں۔ اور ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے اِس وقت وہ تو مَیں دے رہی ہُوں ساتھ ہی تو خدا کے کام تو نہیں رُکیں گے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ایک مُلک کی ضروریات اگر وہ مُلک پُوری نہیں کرسکتا تو دوسرے مُلک ان ضروریات کو پورا کریں گے۔ لیکن فکر کرنی چاہیئے ایسے احمدیوں کی جن کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ خصوصًا ایسے حالات میں جبکہ قوم بہت عظیم خطرات کے دَور میں سے گزر رہی ہو۔ اُس وقت قوم کے ایک حصے کو غیر معمولی قربانیاں کرتے ہوئے دیکھنا اور پھر خاموش بیٹھے رہنا یہ اتنا بڑا گناہ ہے، اتنی بڑی سخت دلی ہے کہ اگر ان کو فوراً سنبھالا نہ گیا تو یہ لوگ ضائع ہو جائیں گے۔ اور خدا کی ناراضگی کے نیچے آجائیں گے اِس لئے ان کی فکر کریں۔ ان سے بالکل پیسہ نہ مانگیں۔ ان کو پیار سے سمجھائیں۔ محبت سے جماعت کے قریب لائیں۔ معلوم کریں کیا وجہ ہو گئی کیوں یہ اُکھڑ گئے ہیں۔ عبادتوں میں کمی تھی، یا کوئی اور دُنیا داری کی چیزوں نے ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ بہرحال ایک مہم چلاکر ان کی تربیت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

اب مَیں آپ کو چند مثالیں دیتا ہوں کہ کس طرح جماعت کے درست قربانیوں میں اپنے اخلاص، اپنی محبت، اپنی قُربانی میں کیسے کیسے بلند مقامات کو چھو رہے ہیں۔ زیورات کی تحریک نہیں کی گئی تھی۔ انگلستان کی مستورات نے خود ہی زیورات دینے شروع کئے۔ اور بہت ہی اعلیٰ نمونہ دکھایا ہے انگلستان کی خواتین نے۔ جب اس کا ذکر آیا جمعے میں تو بات پھیل گئی۔ اور جرمنی میں جو احمدی نوجوان ہیں ان کی بیویوں نے بھی اس میں حصہ لینا شروع کیا۔ اور جہاں تک جرمنی کی جماعت کا تعلق ہے اب تک کے اعداد و شمار سے تو یہی لگتا ہے کہ وہ بعد میں آنے کے باوجود آپ سے آگے بڑھ گئے ہیں یعنی انگلستان کی جماعت سے۔ اور غیر معمولی طور پر اپنی آمد کے مقابل پر انہوں نے خُدا کی راہ میں زیادہ کھُل کر چندے دئیے ہیں۔ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ انفرادی طور پر ہر فرد آگے بڑھ گیا ہے یہ تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ انفرادی طور پر کون آگے بڑھا ہے۔ دِل کے حالات پر خدا کی نظر ہے۔ کمزوریوں پر، مجبوریوں پر خدا کی نظر

ہے اس لئے یہ فتویٰ تو نہ میں دینے کا اہل ہوں نہ مجاز ہوں نہ دوں گا۔ لیکن جو عمومی نظر آتی ہے چیز، ایک تصویر عمومی اُبھرتی ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کی جماعت اللہ کے فضل سے بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ آپ اس سے اندازہ کریں کہ جہاں تک تعدادِ جماعت کا تعلق ہے انگلستان کی جماعت جرمنی کی جماعت کے مقابل پر چھ سات گنا کم سے کم زیادہ ہے۔ اور اگر مالی حالات برابر سمجھے جائیں، حالانکہ برابر نہیں ہیں کیونکہ وہاں بہت سے نوجوان بے کار بھی ہیں اور کئی قسم کی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ کئی ہیں جو صرف حکومت سے جو گزارے مل رہے ہیں اُسی پر رہ رہے ہیں۔ یہاں بھی ایسے ہوں گے۔ مگر وہاں تعداد زیادہ ہے۔ تو بہر حال چھ سات گنا زیادہ تعداد ہے انگلستان کے احمدی احباب کی۔ اور اب تک انگلستان کی طرف سے پاؤنڈوں میں اگر پیش کیا جائے تو دو لاکھ ترانوے ہزار تین سو ننانوے پاؤنڈ چندہ موصول ہوا ہے۔ یعنی وعدے جو موصول ہوئے ہیں۔ اور جرمنی کی طرف سے اب تک دو لاکھ بتیس ہزار دو سو چالیس پاؤنڈ کے وعدے موصول ہو چکے ہیں۔ جہاں تک دیگر قربانیوں کے نمونوں کا تعلق ہے اُس لحاظ سے بھی خدا کے فضل سے جرمنی پیچھے نہیں ہے۔ بلکہ بعض بڑے دلچسپ ایمان افروز واقعات پہنچ رہے ہیں۔ مثلاً ایک نوجوان آئے ہوئے تھے میٹنگ کے سلسلے میں فرینکفرٹ اور وہیں اُن کو اطلاع ملی کہ یورپ کے لئے تحریک ہوئی ہے۔ اُس سے پہلے اُن کے وکیل کی چٹھی آ چکی تھی کہ تمہارا جو کیس چل رہا ہے عدالت میں اُس کی میری دو ہزار مارک فیس ہے وہ تیار رکھو اس کے بغیر وہ کیس نہیں چلے گا۔ تو دو ہزار مارک ہی اُن کے پاس تھا اُس وقت انہوں نے فیصلہ کیا کہ میں نے تو اب اس تحریک میں حصہ لینا ہی ہے دیکھا جائے گا ملک مجھے باہر نکالتا ہے یا رہنے دیتا ہے۔ وکیل کی فیس دے سکوں یا نہ دے سکوں۔ کانوں میں آواز پہنچ گئی ہے۔ اس لئے میں نے بہر حال یہ روپیہ دے دینا ہے۔ چنانچہ وہاں سے وہ دے کر اُٹھے۔ اور واپس جانے کے بعد اُن کو وکیل کی طرف سے چٹھی آئی کہ تم بالکل فکر نہ کرو حکومت نے تمہاری طرف سے فیس ادا کر دی ہے۔

عجیب اللہ کی شان ہے

اس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دل کی کیا کیفیت تھی قربانی کے وقت اور خدا تعالیٰ کس حالت میں انسان کو پاتا ہے اور کس طرح اس پر رحمت کی نظر فرماتا ہے۔ ہم تو جو اطلاعیں ملتی ہیں اُن سے ایک اندازہ لگاتے ہیں۔ مگر خدا عالم الغیب ہے۔ عالم الشہادہ ہے ہر چیز پر نظر رکھتا ہے۔ یہ یقینی طور پر ضمانت ہے کہ خدا کسی قربانی کرنے والے کی کسی محسن کی قربانی کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ بلکہ بندے اُسے ہمیشہ غفور اور رحیم پائیں گے۔ جرمن میں ایک احمدی دوست نے چٹھی لکھی مبلغ کو وہ انہوں نے پھر مجھے بھجوا دی۔ اُس میں ایک عجیب نقشہ کھینچا ہوا تھا۔ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ تو انہوں نے چندے میں دے دیا اور واپس جا کر ساتھ ٹیپ لے گئے اور وہ کیسٹ خطبے کی جس میں قربانی کرنے والوں کا ذکر تھا۔ اور اپنی بیوی کو سُنانی شروع کی۔ معلوم ہوتا ہے وہ غریب لوگ ہیں۔ زیادہ اُن کے پاس زیور نہیں تھا۔ اُس خاتون کے پاس۔ لیکن اُنہوں نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ بڑا ہی دردناک ہے۔ کہتے ہیں وہ ٹیپ سُنتی جاتی تھی اور بلک بلک کے رو رہی تھی کہ کاش میرے پاس بھی ہوتا تو میں پیش کرتی۔ اور جو ہے وہ اُتارتی جاتی تھی ساتھ ساتھ اور بالکل خالی ہو گئی۔ یہ جو کچھ ہے یہ تو فوراً بھجواؤ۔ لیکن میں اس بات سے رو رہی ہوں کہ کاش میرے پاس ہوتا۔ یہ تو پیش کرنے والی چیز کوئی نہیں۔ اُس خاتون کو بھی میں خوشخبری دیتا ہوں کہ تمہارا بھی قرآن کریم میں ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن رونے والوں کا جب ذکر فرماتا ہے تو تم بھی اس میں شامل ہو۔ کتنی عجیب کتاب ہے۔ کیسا عظیم کلام ہے۔ اور کیسے عظیم ہمارے آقا ہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کہ جس حالت میں بھی ہمیں خدا پاتا ہے آپ کی غلامی میں، ہم پر رحمت اور فضل ہی کی نظر ڈالتا ہے۔ ایک اور بچی کے متعلق اطلاع ملی کہ نئی نئی دلہن پاکستان سے آئی تھی، اور زیورات جو دیئے تھے، اُس کی یہ خواہش تھی کہ جب اُنگی خاوند سے تو سالگی تو زیورات پہن کر سج کر مجالس میں جایا کروں گی۔ تو جب اطلاع ملی تو ابھی اُس نے زیور پہنا نہیں تھا کوئی۔ چنانچہ ایک دفعہ بھی نہیں پہنا، سارا زیور اُسی وقت جماعت کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور پھر ایسے جو قربانی والے ہیں اپنے اوپر کوئی رحم نہیں کرتے۔ یعنی یہ خیال نہ کریں کہ وہ بڑے ... کرتے ہیں کہ ہمیں یہ کیا ہو گیا۔ ہمارے ہاتھ خالی ہو گئے۔ کیونکہ جو خط آتے ہیں اُن میں اصل لطف کی بات یہ ہے تو اتنے پیار اور محبت سے اپنے خالی ہاتھوں پر نظر ڈالتی ہیں عورتیں پھر جب شیشوں میں دیکھتی ہیں اپنے چہروں کو کہ وہاں جھومر نہیں ہے کوئی۔ کوئی بُندے باقی نہیں رہے۔ کوئی بالی باقی نہیں رہی تو بڑا ہی سرور حاصل کرتی ہیں۔ کہتی ہیں الحمد للہ یہ ہے زینت جو خدا کی راہ میں آج نصیب ہوئی ہے۔

تو یہ ایک ایسی جماعت ہے جس کی کوئی مثال نہیں ساری کائنات میں

جماعت احمدیہ جیسی آج کوئی جماعت نہیں ہے

یہ خلاصہ ہے کائنات کا۔ کیسے ممکن ہے کہ خدا اس جماعت کو مٹنے دے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بڑے بڑے متکبر آئے ہیں، پہلے بھی مٹانے کے لئے اور خود مٹ کر صفحۂ ہستی سے غائب ہو گئے۔ اور بھی بہت آئیں گے۔ کیونکہ جماعت کا جو راستہ ہے یہ تو رستہ ہی قربانیوں کا رستہ ہے۔ لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اُن بندوں کو خدا نہیں مٹنے دے سکتا جن کے اندر خدا کی محبت اس طرح ٹھاٹھیں مار رہی ہو اور جو کچھ خدا نے دیا ہو وہ پیش کرتے ہوں اور پھر روتے ہوں کہ ہم پیش کچھ بھی نہیں کر سکے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بہت سے خطوط ہیں اس کثرت سے روزانہ آتے ہیں کہ جو زخم غیر لگاتے ہیں وہ اُن کے اوپر لگتا ہے پھایا رکھ رہے ہیں۔ یعنی بیک وقت ایسی اطلاعیں ملتی ہیں کہ جماعت کے دوستوں کے اوپر ظلم ہو رہا ہے۔ احمدیت پر مظالم ہو رہے ہیں۔ جس سے سینہ چھلنی ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ یہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس قسم کے نمونوں کے ساتھ کہ جماعت کے اندر جو اخلاص بڑھ رہا ہے، پہلے سے محبت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ قربانی کی روح بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس طرح وہ اظہار کرتے ہیں اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں پیش کرنے کی تمنائیں لے کر آتے ہیں وہ ساری ایسی چیزیں ہیں جو ساتھ ساتھ ان زخموں کو مندمل کرتی چلی جاتی ہیں۔ ورنہ جس قسم کے حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے وہ کوئی زندہ رہنے والے حالات نہیں ہیں۔ یہ جماعت کا اخلاص ہی ہے جو بچائے چلے جا رہا ہے۔ سہارے دیتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر یاد آ جاتا ہے کہ ؎

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز!
جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا

تو بیک وقت غم اغیار بھی ہے اور دلبرا کی پیاری نگاہیں بھی ہیں جو غم اغیار کے جھگڑے کو کاٹتی چلی جاتی ہیں۔ ایک انگلستان کی بچی کے ذکر کے بعد میں اس مضمون کو فی الحال ختم کرتا ہوں بچیوں کا بھی تو ذکر آنا چاہیئے کہ احمدی بچیاں کس مزاج کی ہیں۔ ایک بچی لکھتی ہے کہ یہ جو پاؤنڈ ہے ایک پاؤنڈ یہ مجھے فلاں وقت حضرت چھوٹی آپا نے انعام دیا تھا۔ اور یہ جو پیسے ہیں یہ سیّدہ مہر آپا جب آئی تھیں تو انہوں نے انعام دیا تھا۔ اور یہ جو پیسے ہیں یہ طاہرہ صدیقہ جب تشریف لائی تھیں پچھلی دفعہ تو اُنہوں نے میری حُسنِ تلاوت یا حُسنِ قرأت پر انعام دیا تھا۔ اور یہ جو پیسے ہیں یہ سکول نے مجھے اچھی تقریر پر انعام دیا تھا۔ اور یہ جو پیسے ہیں یہ مجھے فلاں وقت انعام میں دیا تھا۔ اور میں نے سب جمع کئے ہوئے تھے۔ اب تحریک سُن کے میں سارے پیش کر رہی ہوں میں اس التجا کے ساتھ کہ دُعا یہ کریں اب کہ آئندہ جب بھی مجھے خدا دیا کرے تو تھوڑے سے اپنے پاس رکھ لیا کروں

باقی سارے خدا کی راہ میں پیش کر دیا کروں

عجیب نمونے ہیں، جو میں کہہ رہا تھا نئے سنگ میل رکھے جا رہے ہیں اس میں کوئی مبالغہ نہیں چھوٹی سی عمر کی بچی، اس کے جذبات کا اندازہ کریں کہ کس طرح خدا کی راہ میں پیش کر رہی ہے۔ اور پھر یہ تمنا لے کر آتی ہے، درخواست یہ کر رہی ہے کہ آئندہ بھی ساری زندگی کے لئے میرے لئے یہ دُعا کریں کہ تھوڑا سا اپنے پاس رکھا کروں اور باقی سارا اپنے اللہ کی راہ میں پیش کر دیا کروں۔ تو جماعت جس درد کے دور سے گزر رہی ہے اس کے ساتھ انعام بھی تو نازل ہو رہے ہیں خدا کے۔ دن بدن لمحہ لمحہ اس جماعت کی کایا پلٹ رہی ہے۔ نئی رفعتیں حاصل ہو رہی ہیں۔ آج جماعت اُس مقام پر نہیں کھڑی جس مقام پر آج سے دو مہینے پہلے کھڑی تھی۔ اگر آپ پیچھے مُڑ کر دیکھیں تو جس طرح بہت بلند پہاڑوں پر چڑھنے والے کوہ پیما جایا کرتے ہیں، تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ نیچے نظر ڈالتے ہیں تو بہت پیچھے بہت نیچے اپنی پرانی جگہیں دیکھتے ہیں۔ مجھے تو یوں ہی لگ رہا ہے کہ گویا ایک عظیم پہاڑ کے اوپر چڑھ رہا ہوں جماعت کے ساتھ اور ہر آن جب میں نظر ڈالتا ہوں تو پہلا مقام بہت پیچھے اور بہت نیچے دکھائی دیتا ہے۔ اس لئے اس خدا سے کبھی شکوے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو مصیبتوں کے وقت بھی ایسے فضل اور ایسے انعام لے کر آتا ہے۔ پس اپنے صبر کا معیار بھی بڑھائیں، اپنے شکر کا معیار بھی بڑھائیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دن بدن کتنی ترقیات عطا فرمائے گا۔ اور ابھی اس کے نزدیک یہ ابتلاء کا دور ہے۔ انعام کے دروازے ابھی کھلنے والے ہیں۔ یہ ابتلاء ہیں جو انعام بن کر آ رہے ہیں جماعت کے لئے۔ اور اس کے بدلے میں پھر انعام آنے والے ہیں۔

اللہ کے فضلوں کی کوئی انتہا نہیں

ہوتی۔ اس کا کوئی کنارہ نہیں ہے، اُس کے فضلوں کے سمندر کا کہ جس تک آپ پہنچ سکیں کہ اب ہم یہاں پہنچ گئے اس لئے آپ کی زندگی اُس کے فضلوں کے اندر ختم ہو گی۔ اُس کے فضل آپ کی زندگیوں میں ختم نہیں ہو سکتے۔ ایسے خدا سے ہم نے تعلق جوڑا ہے ایسے خدا سے سودا کیا ہے۔

آخر پر میں اب یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سب دوست مرد اور خواتین جو مجھے باہر سے خطوط لکھ رہے ہیں کہ ہمیں بھی ضرور موقعہ دیں کیونکہ یہ آجکل خاص ایام ہیں اور غیر معمولی لذت پاتی ہے جماعت قربانی میں - اس لئے

میں اپنے فیصلے کو بدلتا ہوں

اور یورپ اور امریکہ کے مراکز کے لئے ساری جماعت کو اجازت دیتا ہوں۔ کہ جس جس جگہ سے بھی کوئی مخلص کچھ پیش کرنا چاہے وہ پیش کر دے۔ لیکن یہ خیال رکھیں کہ حدِّ اعتدال میں رہیں بعض اوقات ایسے آتے ہیں قوموں پر جب کہ ابھارنا پڑتا ہے کہ ابھی تمہارا معیار تھوڑا ہے۔ اور طلب کرو آج جس دَور میں سے گزر رہے ہیں مجھے اب یہ فکر ہے کہ ذرا کم کرو۔ اتنا زیادہ آگے نہ بڑھو کیونکہ مجھے ذہن میں ہمیشہ وہ حقوق آتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے فرض فرما دئے ہیں اور یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ وہ بنیادی حقوق تلف کر کے کہیں قربانی کی راہ میں آگے نہ بڑھ جائیں۔ اس لئے توازن کو قائم رکھتے ہوئے اپنے دوسرے حقوق ادا کرتے ہوئے عفو کا جو طریق خدا تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو بچتا ہے وہ بے شک سب کچھ پیش کر دیں تو ساری دُنیا کی

جماعتیں اب آزاد ہیں

کہ حسبِ توفیق عفو کے مطابق قرآنی تعلیم کی حدود میں رہتے ہوئے وہ بھی ان لذتوں سے حصہ پائیں جن لذتوں سے آج اہل یورپ بالخصوص اور اہل امریکہ کا ایک حصہ ایک حد تک بڑے نمایاں طور پر حصہ پا رہا ہے۔ جہاں تک دیگر مالی رپورٹوں کا تعلق ہے یہ جو آخری جمعہ ہوا کرتا ہے مالی سال کا یہ اسی ذکر پر عموماً محدود ہوتا ہے یعنی مالی قربانیوں کے ذکر پر اور صدر انجمن اور دیگر جماعت کی جو انجمنیں یا مجالس ہیں ان کی قربانیوں کو جانچنے کا یہ آخری ہفتہ ہوتا ہے۔ چونکہ ایک دو دن تک تو مہینہ اور سال ختم ہو جائے گا۔ لیکن افسوس ہے کہ تفصیلی رپورٹ مجھے پاکستان سے ابھی تک نہیں مل سکی۔ پاکستان میں تو منٹ منٹ کی رپورٹ آ رہی ہوتی تھی کہ اب یہ حالت ہو گئی ہے اب یہ ہو گئی ہے لیکن کل تک کی جو اطلاع ناظر صاحب اعلیٰ کی فون سے ملی تھی وہ یہ تھی کہ اگرچہ پچھلے سال کے مقابل پر بجٹ غیر معمولی طور پر زیادہ تھا۔ غالباً دو کروڑ چھ لاکھ تھا جو بڑھ کر دو کروڑ چھیاسٹھ لاکھ یا اس سے کچھ زائد ہو گیا تھا۔ بہر حال دو کروڑ چھ لاکھ سے بڑھ کر دو کروڑ ستّر کے لگ بھگ پہنچ گیا تھا تو کل کی خوشخبری یہ تھی کہ بجٹ سے کئی لاکھ روپے زائد وصولی ہو چکی ہے۔ ابھی تک۔ اللہ کے فضل سے۔ اور یہ جو خدشہ تھا کہ اِن حالات میں ان پریشانیوں میں بُرا اثر نہ پڑے۔ یہ اللہ نے فضل فرمایا ہے نہ صرف یہ کہ بُرا اثر نہیں پڑا بلکہ بڑھ گیا ہے چندہ اور باقی جو دو دن ہیں ان میں ابھی بہت سی رقمیں آنے والی ہیں۔ بہت سے حساب دیر سے پہنچتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ مالی سال جب بند ہو بھی جائے تو چند دن بعد تک بھی اطلاعیں ملتی رہتی ہیں اس لئے اُمید یہی ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ جس طرح پہلے پاکستان کی جماعتوں کو بجٹ سے لاکھوں روپیہ زائد دینے کی توفیق ملتی رہی ہے اس دفعہ بھی انشاء اللہ تعالےٰ یہی ہوگا۔

اِن سارے مخلصین کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں

بہت سی جماعتیں بھی اطلاعیں بھجوا رہی ہیں رمضان کی آخری دُعاؤں میں شامل ہونے کے اندازسے ہے۔ اور وقت تو میرے پاس نہیں ہے کہ اُن کا تفصیل سے یہاں ذکر کروں نہ ہمارے پاس اس وقت یہاں اتنا عملہ ہے کہ سارے کام تو [illegible] تنگ میں سمیٹ سکے عملہ پرائیویٹ سیکرٹری ہی اتنا ہوا کرتا تھا پاکستان میں [illegible] کے ایک دو کارکن اور جمع رضا کار۔ یہ اُن کے مقابل پر بہت [illegible] لحاظ سے لیکن یہ بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے وقت کی قربانی کی عظیم الشان توفیق عطا فرما رہا ہے اور چند رضا کار مل کے [illegible] آپ کو پیش کئے ہوئے ہیں خدمت میں سارے کام کو سنبھال رہتے ہیں [illegible] سمجھ نہیں آتی یہ کام چل کیسے رہا ہے۔ اتنی ڈاک ہوتی ہے لیکن اللہ کے فضل سے روز کے روز بغیر قرض رکھے ہم ڈاک نکال دیتے ہیں۔ اور دوسرے کام اس کے علاوہ ہیں تو مالی قربانی ہو یا جانی قربانی ہو ہر پہلو سے معیار بہت بڑھ گیا ہے۔ تو [illegible] سب کو یاد رکھیں۔ جتنے بھی قربانی کرنے والے ہیں ان کو رمضان کے [illegible] جتنا وقت بھی [illegible]

ہے اُس میں خصوصیت کے ساتھ یاد رکھیں۔ اس لئے [illegible] میں دوبارہ [illegible] کے متعلق تفصیلی اعلان کی ضرورت [illegible] یہ آواز پہنچ رہی ہے وہ آخری دُعائیں مالی قربانی [illegible] اور جانی قربانی کرنے والوں کو بھی اور اُن کو بھی جن سے جبراً نہایت [illegible] قربانیاں لی جا رہی ہیں اُن سب کو اپنی دُعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جلد فضل لے آئے اور ہمارا صبر نہ ٹوٹے۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمت اور محبت کے ساتھ خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے چلے جائیں ؟

قادیان میں جنرل جگدیش سنگھ جموال کی آمد

اُن کی خدمت میں قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا

مورخہ ۲۳ جولائی صبح ۱۰ بجے آئی۔ جی۔ آئی قادیان میں جنرل جگدیش سنگھ جموال بذریعہ ہیلی کاپٹر تشریف لائے۔ فوجی افسران مقیم قادیان کے علاوہ قادیان کے معزز شہریوں نے جن میں جماعت احمدیہ کا وفد بھی شامل تھا۔ اُن کا استقبال کیا۔ جناب جنرل صاحب کے استفسار پر کہ کیا قادیان میں ہمارے فوجیوں کے سلوک کے بارہ میں کسی کو شکایت تو نہیں؟ [illegible] جناب پربھاکر صاحب میونسپل کمشنر نے شہریوں کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ قادیان میں ہم مختلف فرقوں کے لوگ باہمی محبت و پیار سے رہتے ہیں۔ ہمیں اپنے فوجی بھائیوں کے بارہ میں کوئی شکایت نہیں۔ اس پر جنرل موصوف بہت خوش ہوئے کہ قادیان دوسرا شہر ہے۔ جہاں مجھے اس قسم کا اطمینان بخش جواب ملا ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے محترم جنرل صاحب کی خدمت میں قرآن مجید اور دیگر اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔ اس تحفہ کو بامسرت طور پر قبول کرتے ہوئے انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ مجھے قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی مدت سے تلاش تھی مگر وہ مل نہیں رہا تھا۔ اب مجھے بہت خوشی ہے کہ وہ آپ کی جماعت کیطرف سے مل گیا۔

اس کے بعد محترم جنرل صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی کہ وہ محلہ احمدیہ میں تشریف لائیں اور ہماری مساجد اور دفاتر کا معائنہ فرمائیں۔ چنانچہ وہ بخوشی ہمارے ایریا میں تشریف لائے آپ کے ہمراہ بریگیڈیئر باجی صاحب بھی تھے۔ احباب جماعت نے اهلاً وسهلاً و مرحباً کہہ کر اُن کا استقبال کیا۔ بعد ازاں آپ نے مسجد اقصیٰ اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا معائنہ فرمایا۔ لٹریچر برانچ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے فوٹو دیکھ کر اُس کی سراہنا کی۔ یہاں پر بریگیڈیئر باجی صاحب کی خدمت میں جماعت کا لٹریچر پیش کیا گیا جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

احمدیہ وفد میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد اور خاکسار شریف احمد امینی ناظر امور عامہ شامل تھے۔

خاکسار شریف احمد امینی
ناظر امور عامہ قادیان

دُعائے مغفرت

جماعت شموگہ کے ایک مخلص دوست مکرم چاند پیر صاحب اپنے بڑے بھائی مکرم عبدالصمد صاحب کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے اپنی بعض پریشانیوں کے ازالہ کیلئے اور بھائی مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ عبدالصمد صاحب ایک مخلص احمدی تھے عرصہ [illegible] بیمار رہے۔ اس سارے عرصہ میں علاج ہوتا رہا۔ بیماری میں [illegible] لیکن آخر مرض جان لیوا ثابت ہوا۔ وفات کے قریب اپنے بڑے بیٹے [illegible] مرحوم کے چار لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ چاروں لڑکیاں قابل شادی [illegible] عمر کے ہیں اور دو بالکل چھوٹے زیر تعلیم ہیں۔ والدہ اور مرحوم کی بیوہ بھی بیمار ہیں [illegible] زیادہ خراب ہے۔ قارئین بدر اس خاندان کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں [illegible] پریشانیوں کو [illegible] سے دُور فرمائے اور مرحوم کے درجات [illegible]

[illegible] احمدیہ قادیان

روایت و درایت

از مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب سوئٹزرلینڈ

مرحومین کے حق میں دُعائیہ الفاظ و القاب رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

(۱) اُمّتِ مسلمہ کے گذشتہ بزرگوں کا ذکر کرتے ہوئے رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ یا رحمہُ اللہ وغیرہ الفاظ ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ موخر الذکر دُعائیہ الفاظ کے بارے میں تو راقم الحروف کے علم میں متقدمین یا معاصر علماء میں کوئی اختلاف نہیں۔ لیکن دُعائیہ فقرہ "رضی اللہ عنہ" کے بارے میں بعض اصحاب کا خیال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دُعا صرف صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذکر میں شامل کی جانی چاہیئے۔

اس کے برعکس اگر تذکرۃ الاولیاء کے متعدد نسخوں اور قرونِ وسطیٰ کی کتابیں اور اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کئی ایک علماء نے رضی اللہ عنہ کی اصطلاح صحابہؓ کے علاوہ دوسرے بزرگوں کے نام کے ساتھ بھی لکھی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی دوست بزرگانِ اُمت کے حالات سے ایسے حوالہ جات جمع کر سکیں جہاں تابعین یا بعد میں آنے والے بزرگوں کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہے تو یہ قابلِ قدر خدمت ہوگی۔

راقم الحروف کی نظر سے گذشتہ عرصہ میں بعض عبارتیں ایسی گذری ہیں جن میں علماء نے قرونِ وسطیٰ کے بزرگوں کا رضی اللہ عنہ کے لقب کے ساتھ ذکر کیا ہے یعنی ایسے بزرگان جو صحابہؓ نہیں تھے۔

(۱) :- اخبار "العالم الاسلامی" نے جو مکۃ المکرمۃ سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے اور رابطۃ العالم الاسلامی کا ترجمان ہے اپنی جون ۱۹۸۴ء کی ایک اشاعت میں "فتاویٰ ابن تیمیہؒ" پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہ کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

(۲) :- اسی طرح سعودی علماء حضرت "الامام المجدد الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ" بانی فرقہ اہلحدیث (یعنی وہابی فرقہ) کو بعض مواقع پر رضی اللہ عنہ لکھتے آئے ہیں چنانچہ حال ہی میں امام عبدالوہاب کی "کتاب الکبائر" سعودی عرب سے علمی بحث و تحقیق کے ادارہ "الرئاسۃ العامۃ لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد" کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ (کہا جاتا ہے کہ کتاب الکبائر کے قلمی نسخوں کا یہ پہلا ایڈیشن ہے) جس کے ٹائیٹل کے صفحہ پر ہی مصنفؒ کا اسمِ گرامی یوں لکھا ہے۔ "الامام المجدد الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ و رضی عنہ"۔

اس کتاب میں امام موصوف رضؓ نے ایسی احادیث جمع کر دی ہیں جن میں بعض گناہوں کو کبیرہ قرار دیا گیا ہے۔ جو اُن کی اپنی رائے میں گناہِ کبیرہ ہیں۔

(۳) :- کتاب الصناعتین البلاغۃ والشعر من تصنیف ابی ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (مطبوعہ قاہرہ ۱۳۲۰ھ) کے صفحہ ۹ پر محمد بن الحنیفہؒ کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

(۴) :- شیخ محمد بن عبدالوہاب نے اپنے مجموعہ احادیث میں ایک ایسی حدیث کا ذکر کیا ہے جس سے بزرگانِ اُمت کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنے کا استنباط ہو سکتا ہے۔

وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم إن اللہ اذا احب قومًا ابتلاھم فمن رضی فلہ الرضیٰ ومن سخط فعلیہ السخط رواہ الترمذی وحسنہ۔

یعنی ترمذی میں حضرت انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اُن کو ابتلاء و آزمائش میں ڈالتا ہے۔ پس جو (اللہ تعالیٰ کے امتحان سے) راضی ہو اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہوتا ہے۔ اور جو (اس امتحان سے) ناراض ہو اللہ پاک اُس سے ناراض ہوتے ہیں۔

(۵) :- رضی اللہ عنہ کی دُعا کا منبع اور اصل غالباً اس آیت سے مستنبط ہے کہ

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا (سورۃ الفتح)

بظاہر رضی اللہ عنہ کی اصطلاح اسی آیت کریمہ پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ تاہم ایک دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سارے ہی مومنین کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ذالک لمن خشی ربہ۔ (سورۃ البینۃ) کے ارشاد سے نوازا ہے۔

راقم الحروف کی رائے میں:-

ان دونوں آیتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی دُعا تو ضروری ہے ہاں اس دُعا کا استعمال دیگر بزرگانِ اُمت کے اسمائے گرامی کے ساتھ بھی جائز ہے۔

حرفِ آخر :- یہ مضمون سپردِ قلم کر دینے کے بعد ابھی قاہرہ سے شائع ہونے والا روزنامہ اخبار "الیوم" اشاعت 7-7-84 نظروں سے گذرا۔ اس اخبار میں حضرت امام غزالی کے بعض اقوال درج کئے گئے ہیں اور انہیں امام غزالی رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

گویا مصری عوام اور علماء کے نزدیک بھی صحابہؓ کے علاوہ دوسرے بزرگان کے لئے رضی اللہ عنہم کی اسلامی اصطلاح استعمال کی جا سکتی ہے۔

ولادتیں

(۱) :- خاکسار کی اہلیہ عزیزہ عطیہ احمد قاضی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۸۴-۔ کو ایک بچی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ بچی بٹالہ ہسپتال میں بذریعہ میجر اپریشن تولد ہوئی۔ بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت تین ماہ قبل ہی "عطیۃ المنان" تجویز فرما دیا تھا۔ نومولودہ مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب سے زچہ کی کامل و عاجل شفایابی اور بچی کے نیک صالحہ خادمہ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اس خوشی میں بطورِ شکرانہ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:- قاضی عبدالحمید درویش قادیان

(۲) :- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۸۴-۔ کو ایک بچی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محمد فرقان علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پینگال کا پوتا ہے۔ عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- محمد نعیم الحق پینگال (اڑیسہ)

نمایاں کامیابی

(۱) :- مکرمہ قدسیہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ بشیر احمد صاحب لکھنؤ اپنے بچوں عزیز فرحان احمد سلمہ کی I.S.C. II Div. اور عزیز شاہ رخ فرزان احمد سلمہ کی High School Ist Div. کے ساتھ نمایاں کامیابی کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ ۲۵/ روپے ادا کر کے دُعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو احمدیت کا سچا خادم بنائے اور مزید اعلیٰ تعلیم کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار:- یونس احمد کارکن تحریک جدید قادیان

(۲) :- عزیزم احمد عبدالحنان صاحب سلمہ ابن مکرم احمد عبدالمنان صاحب حیدرآباد و عزیزم افتخار احمد سلمہ ورنگل اور میری بیٹی عزیزہ فریدہ بیگم سلمہا نے امسال ایس ایس سی کے امتحان میں الحمد للہ فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے۔ بزرگان اور احباب کرام سے ان بچوں کے مناسب کالجوں میں داخلہ اور آئندہ بھی امتیازی کامیابی کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار:- بشیر الدین احمد حیدرآبادی

درخواست دُعا

خاکسار کے تایا خسر مکرم محمد شہاب الدین صاحب آف کلکتہ کو مورخہ ۲۹ ۸۴ کو دائیں جانب فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ جس کے بعد سے موصوف چیترنجن ہسپتال کلکتہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار:- سعادت احمد جاوید قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کیطرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس ہائے انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرما دی ہے۔

ناظمین اعلیٰ ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود یا اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

فارم اصل آمد کی اہمیت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء کو ختم ہو گیا ہے اور تمام موصی صاحبان کی خدمت میں مکرم سیکرٹری صاحب مال یا صدر صاحب جماعت کی وساطت سے یکم مئی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء کی اصل آمد معلوم کرنے کیلئے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں قواعد کی رو سے دفتر ہذا پابند ہے کہ فارم اصل آمد کی تکمیل کروائے اور جب تک متعلقہ موصی کیطرف سے فارم اصل آمد موصول نہیں ہوتا اس کے حسابات نامکمل ہیں اس سلسلہ میں قاعدہ ۹۰ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے کوئی عذر بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا"

عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گذارش ہے کہ وہ فارم اصل آمد کی اہمیت موصی صاحبان پر واضح کرتے ہوئے اُن سے فارم اصل آمد کی تکمیل کروائیں اور کوئی بھی ایسا موصی نہ رہے جو اس کی تکمیل نہ کرے۔ فارم اصل آمد کی تکمیل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بھی تکمیل ہے کہ احباب بالشرح چندہ ادا کریں۔ اس اعلان کے پندرہ روز بعد تک اگر کسی دوست کو فارم اصل آمد نہ ملے تو وہ اپنے سیکرٹری مال یا صدر صاحب کی طرف توجہ کریں اور اُن سے فارم اصل آمد لے کو پُر کر کے واپس کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

علاقہ وارنگل (آندھرا) میں توسیع تبلیغ کے لیے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم ارشاد

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے مالی تعاون کی اپیل

از محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ آندھرا میں ضلع وارنگل کے علاقہ میں سعید روحوں کا بڑے زور سے احمدیت کیطرف رجوع ہوا ہے۔ اور نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ سینکڑوں سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے۔ جس کے نتیجہ میں "احمدیہ صوبائی تبلیغی کمیٹی" باقاعدہ پروگرام کے ماتحت نئی جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی امور سر انجام دے رہی ہے۔ اور نئے بیعت کنندگان کی تربیت اور ان کے بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام کیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وارنگل آندھرا کے علاقہ میں توسیع تبلیغ کی رپورٹ پیش ہونے پر خوشنودی کے اظہار کے ساتھ حضور نے فرمایا۔

"الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اب اس حرکت کو رُکنے نہیں دینا تمام ہندوستانی جماعتوں کی توجہ اس طرف مرکوز کر دیں اور شدھی کی روح کے ساتھ ہندوستانی جماعتیں اس نیک کام میں حصہ لیں۔ اس کے لئے خصوصی چندہ کی تحریک بھی کی جائے۔ تاکہ زائد اخراجات پورے کئے جاسکیں۔"

حضور ان ابتلاؤں کے دور میں تبلیغ کو وسعت دینے اور جماعتی تربیت فرمانے کے لئے بڑے زور سے مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس بڑے ابتلاء کے نتیجے میں جماعت کو غیر معمولی ترقی اور فتح عطا فرمائے۔

لہٰذا احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں گذارش ہے کہ مخیر دوست اور جماعتیں وارنگل (آندھرا) کے علاقہ میں توسیع تبلیغ کی غرض سے فنڈ فراہم کریں۔ کیونکہ حضور کا ارشاد ہے کہ ہندوستانی جماعتیں بھی اس نیک کام میں حصہ لیں۔ اور انہیں خصوصی چندہ کی تحریک کی جائے۔

اس کے لئے دفتر محاسب میں امانت "تبلیغ علاقہ وارنگل آندھرا" قائم کی جارہی ہے اس لئے احباب و جماعتیں بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان عطیات ارسال فرمائیں تاکہ علاقہ وارنگل کی تبلیغی و تربیتی مہم کو تیز تر کیا جا سکے۔

(۲) :- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "شدھی کی روح کے ساتھ ہندوستانی جماعتیں اس کام میں حصہ لیں" اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں علاقہ ملکانہ میں شدھی کے قلع قمع کے لئے تحریک چلائی گئی تھی۔ اور جماعت کے بوڑھوں۔ نوجوانوں۔ تعلیم یافتہ۔ ڈاکٹر۔ کاروباری لوگ غرض سب نے رضاکارانہ کے طور پر علاقہ ملکانہ میں جاکر خدمات انجام دی تھیں۔ اسی طرز پر حیدرآباد۔ آندھرا میں موزوں جگہ پر مرکز قائم کر کے "صوبائی تبلیغی کمیٹی" کے زیر انتظام دو دو۔ تین تین۔ چار چار۔ پانچ پانچ افراد پر مشتمل وفود اس علاقہ میں تبلیغی مہم کو تیز تر کرنے بالخصوص نئی جماعتوں میں تبلیغ و تربیت کے لئے وفود بھجوانے کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

لہٰذا احباب جماعتوں کیطرف سے دو دو ہفتہ۔ دو ہفتہ۔ ایک مہینے دو مہینے۔ تین مہینے کے لئے اپنے آپ کو وقف عارضی کے تحت پیش کر کے آندھرا جائیں اور وہاں صوبائی تبلیغی کمیٹی کے پروگرام کے تحت کام کریں۔

اس تعلق میں مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ صدر صوبائی تبلیغی کمیٹی مکان [illegible] حیدرآباد آندھرا کو اپنی پیشکش سے اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ جماعتوں کی اجتماعی کوشش سے اس کے مثبت نتائج ظاہر فرمائے۔

اس تحریک میں پیشکش کرنے والے احباب کو اخراجات سفر۔ مقامی نقل و حرکت۔ اخراجات طعام خود یا اُن کی جماعتوں کو برداشت کرنے چاہئیں۔ اور محترم صدر صاحب صوبائی تبلیغی کمیٹی کو اپنے نام بھجواتے ہوئے اس امر کی وضاحت ضرور فرمائیں کہ وقف عارضی کے پروگرام کے تحت کام کرنے کے عرصہ میں وہ خود اپنے اخراجات برداشت کریں گے یا ان کی جماعتیں برداشت کریں گی۔ یا صوبائی تبلیغی کمیٹی کو ان کے اخراجات کا انتظام کرنا ہوگا

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲) :- بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے۔ ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کے شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ۳۵۰ روپے تک ہے۔ بیرون ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ممالک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگالیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

اراکین مجلس انصار اللہ متوجہ ہوں

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت آئندہ دو سال کے لئے ناظمین اعلیٰ صوبہ جات۔ ناظمین اضلاع اور زعماء انصار اللہ کے انتخاب کروا کر فوری بغرض منظوری بھجوائیں۔ اگر تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر انتخابات مجالس نہ آئے تو دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع اور زعماء کرام کی نامزدگی کر دی جائے گی۔ امید ہے کہ احباب اس طرف فوری توجہ کر کے ممنون فرمائیں گے۔
جملہ مبلغین کرام و صدر صاحبان سے بھی تعاون کی درخواست ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

درخواست دُعا

مکرم سید شریف احمد صاحب آف امریکہ مندرجہ ذیل امور کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں :-

(۱) :- ان کے داماد مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب امریکہ میں M.D کا امتحان دے رہے ہیں امتحان جولائی کے آخری ہفتہ میں ہو چکا ہوگا۔ اور نتیجہ ستمبر میں نکلے گا۔ اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے۔

(۲) :- ان کا بڑا بیٹا عزیز سید نعیم احمد صاحب کمپیوٹر سائنس کا اگست میں فائنل امتحان دے گا۔ ان کی بھی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی اور بابرکت ملازمت کے لئے۔

(۳) :- مکرم سید شریف احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ سیدہ سلمیٰ سلطانہ صاحبہ دو سال سے اتھرائیٹس سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب تکلیف بڑھ گئی ہے۔ کامل و عاجل صحت کے لئے۔

(۴) :- مکرم سید صاحب خود اپنی اعلیٰ انجینئرنگ ملازمت کے لئے کوشاں ہیں اس میں کامیابی اور [illegible] کی دینی دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ضروری اعلان برائے تحریک جدید

لجنات اماء اللہ بھارت متوجہ ہوں

تحریک جدید کی بابرکت تحریک حضرت مصلح موعودؓ نے الٰہی منشاء کے مطابق ۱۹۳۴ء میں فرمائی۔ اس کے ذریعہ ساری دُنیا میں تبلیغ اسلام کا عظیم کام سر انجام پا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں دُنیا کے متعدد ممالک میں سینکڑوں مساجد۔ درجنوں مشن ہاؤس۔ مدارس اور ہسپتال جاری ہو چکے ہیں۔ اور لاکھوں سعید روحوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ کام ابھی جاری ہے اور اس کا بڑا حصہ باقی ہے۔ اس کے دوسرے دفتر کا اجراء ۱۹۴۴ء میں اور تیسرے دفتر کا اجراء ۱۹۶۵ء میں فرمایا گیا اس بابرکت تحریک کی اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دفتر سوم کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا۔

”تیسرا دفتر دفتر سوم کبھی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں کیا گیا۔ ہو سکتا ہے یہ بھی وجہ ہو اس میں غفلت اور کمزوری کی۔ تو اُمید ہے کہ لجنہ اماء اللہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف توجہ کریں گی۔ اور لجنہ کا تجزیہ یہ ہے کہ جب وہ کسی کام کی طرف توجہ کرتی ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مردوں کو شرمندہ کریں اور ان کو پیچھے چھوڑ جائیں اور بسا اوقات وہ اس میں کامیاب بھی ہو جاتی ہیں“

از راہ کرم تمام سیکرٹری مال لجنہ و صدر لجنات بھارت اپنی اپنی لجنہ کا جائزہ لیں۔ تاکہ جماعت احمدیہ کی کوئی بھی ایسی عورت نہ ہو جو اس تحریک میں حصہ لینے سے رہ جائے اور جیسی توقع حضور ایدہ اللہ نے ہم سے رکھی ہے ہم اس کے مطابق ہر آن قربانی پیش کرنے والیاں ہوں۔ اس لئے مہربانی فرما کر ہر لجنہ ہفتہ تحریک جدید منا کر وصولی کی طرف خاص توجہ دیں اور جو بہنیں شامل نہیں اُن کو اس کی اہمیت بتا کر شامل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو تحریک جدید کی اہمیت سمجھنے کی توفیق دے وہ آگے بڑھ کر اس میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ساتھ ہی دُعائیں کریں جیسا حضور فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پھیلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہمیں آگے بڑھنے اور لبیک لبیک اور اللّٰھم لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؟

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

تحریک جدید کے مالی جہاد میں قابل قدر قربانیاں

”ایک سال میں امریکہ کے احمدیوں نے اپنے چندہ تحریک جدید میں تین گنا اضافہ کیا ہے.... کینیڈا نے ساڑھے پانچ گنا.... ٹرینی داد نے دس گنا.... سورینام نے چھ گنا.... برطانیہ نے تین گنا.... جرمنی نے دوگنا.... ڈنمارک نے پانچ گنا...... سویڈن نے سات گنا.... اور ناروے نے چار گنا اضافہ کیا ہے“

(ماخوذ از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

اب ہم ہندوستان کے رہنے والے جملہ احمدیوں کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ...... کیا ان کی قربانی کا معیار بھی اتنا بڑھا ہے جتنا باہر کی جماعتوں کے احمدیوں نے اپنے نمونہ سے اظہار کیا ہے؟ اگر کمی ہے تو جلد توجہ فرما کر اسے پورا کرنے کی سعی کریں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ہر مخلص احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقررہ شرح کے مطابق اپنا چندہ ادا کرے!

ناظر بیت المال آمد قادیان

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 279203.
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA – 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA – 700073.

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)
لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF:-
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER AND ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.
PLEASE CONTACT:-
KASHMIR JEWELLERS.
OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN – 143516.

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ
23-5222
23-1652 :ٹیلیفون نمبرز
آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ- ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے:- ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر HM
SKF بال اور رولر بیرنگس کے ڈسٹری بیوٹر!
ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اعلیٰ پرزہ جات دستیاب ہیں!!
AUTO TRADERS,
16 – MANGOE LANE, CALCUTTA – 700001.

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲- ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 – TOPSIA ROAD, CALCUTTA – 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
PERFECT TRAVEL AIDS,
D/2/54 (1)
MAHADEVPET.
MADIKERI – 571201.
(KARNATAK)

رحیم کاٹج انڈسٹریز
RAHIM CTTAGE INDUSTRIES.
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY – 8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس،
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔
پاسپورٹ کور اور بیڈ شیٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلے کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32 – SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- احمدیہ مسلم مشن - ۲-۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۱۷۴۲

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد - گوتم احمد اینڈ برادرس - سٹاکسٹ جیون ڈریلز - مرینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت امیر المؤمنین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

کوڈ ایک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش :- **Royal AGENCY**

C. B. CANNANORE -- 670001.

H. O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

Phone :- PAYANGAD - 12. CANNANORE - 4498.

حیدر آباد میں فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز !

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد - (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۰۳)

فون نمبر:- 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ -

پتہ

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو !"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !!